اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

ماھنامہ

اردو/ English

آواز اھلسنت

گجرات (پاکستان)

www.ahlesunnat.info

0 ...... خلیفہ اول قرآن وحدیث کی روشنی میں
1 ...... مسائل نماز کے متعلق سات احادیث نبویہ
1 ...... ہر دو عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے......
1 ...... معراج مصطفیٰ ﷺ : ایک عظیم معجزہ
2 ...... پیغمبر اسلام ﷺ کی وراثت کس کو ملی؟
2 ...... پیشگوئی رسول اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
2 ...... حقانیت "اہلسنت وجماعت" قرآن وسنت کی روشنی میں!
2 ...... دور دراز بیٹھے لڑکے اور لڑکی کا نکاح کیسے کیا جائے؟
2 ...... بذریعہ بینک دوسرے ملک یا شہر پیسے بھیجنا شرعاً کیسا ہے؟
2 ...... دوران سفر دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنے کا حکم!
2 ...... محبت رسول اور قائد اعظم
4 ...... English column
06 ...... وہابیوں کی تحریک حرمت رسول؟
36 ...... شب برأت کے فضائل و معمولات

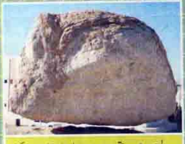

بیت المقدس میں وہ پتھر جہاں سے رسول اللہ ﷺ معراج کیلئے آسمان کی طرف روانہ ہوئے، آج بھی یہ پتھر حکم رسول کے مطابق کسی سہارے کے بغیر ہوا میں معلق کھڑا ہے۔ (عثمان قادری)

خبر نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلامی کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات احیاء اسلام کی شاندار تحریک

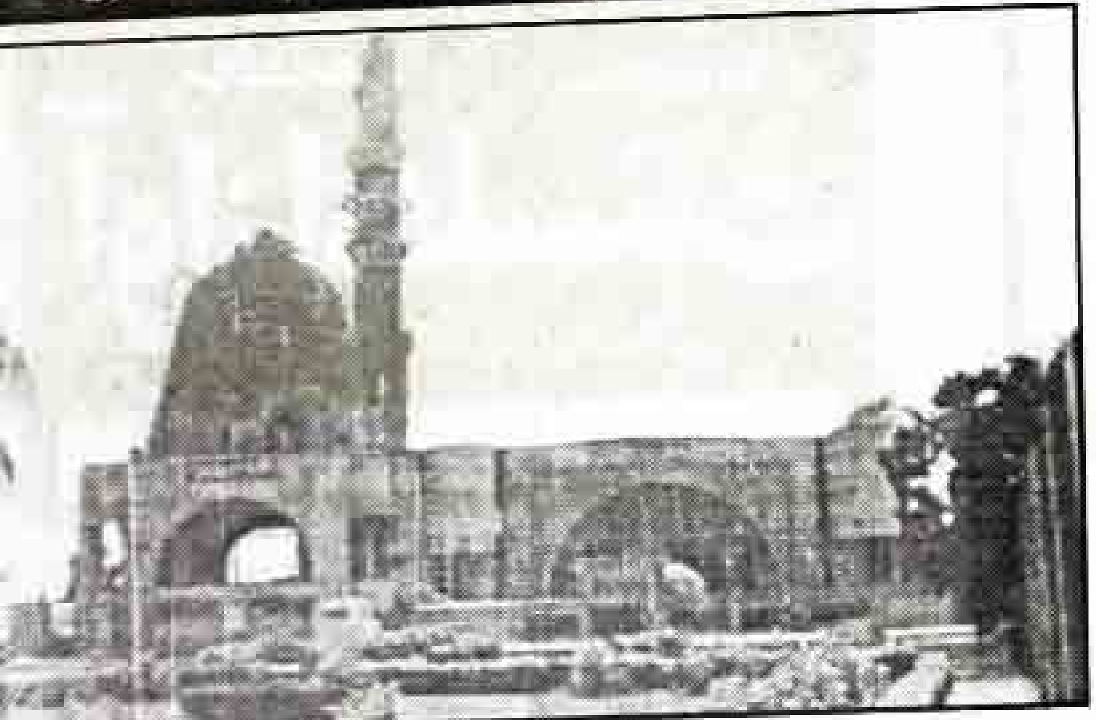

جامع مسجد عیدگاہ و خانقاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف)
اور صحن مسجد کے نیچے 30 کمروں پر مشتمل جامعہ کا قطب الاولیاء بلا

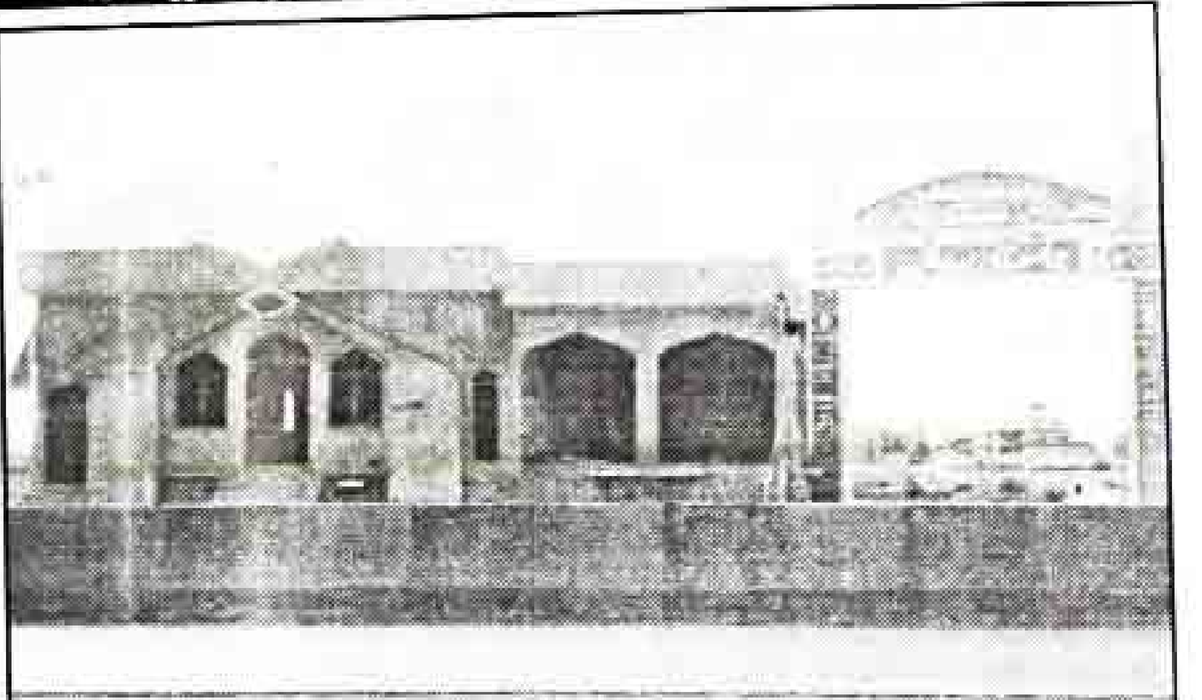

بائی پاس روڈ گجرات سے داخلی دروازہ
''باب غوث اعظم'' و مسجد

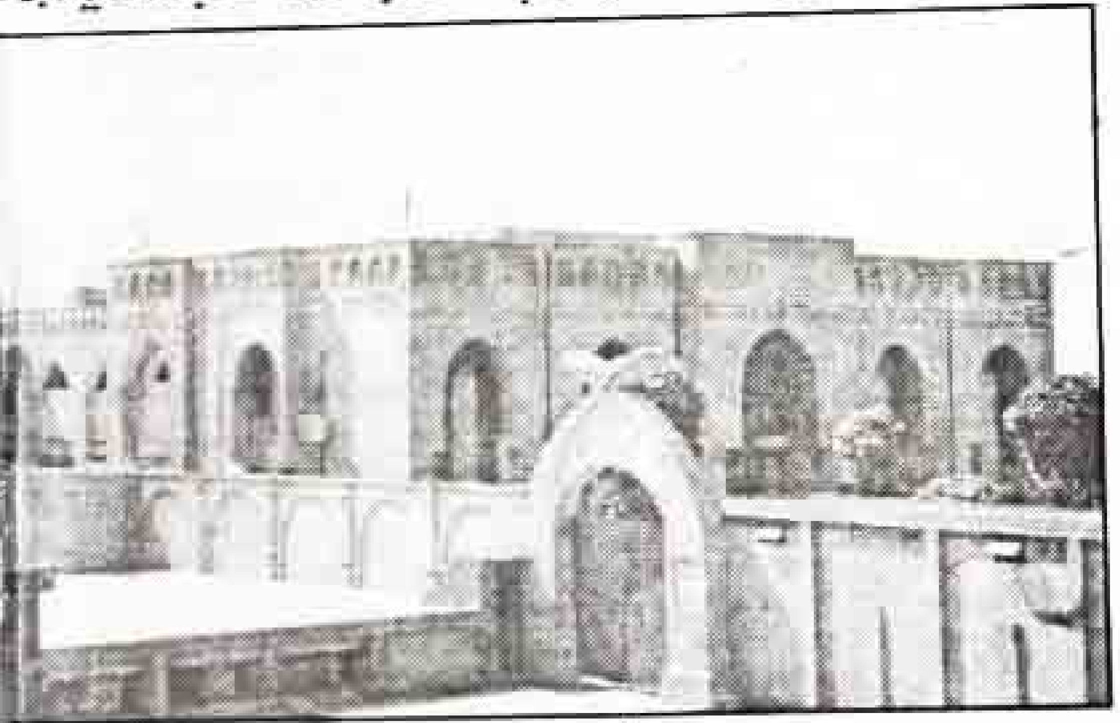

شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' اور اسکا سیدہ آمنہ بلاک

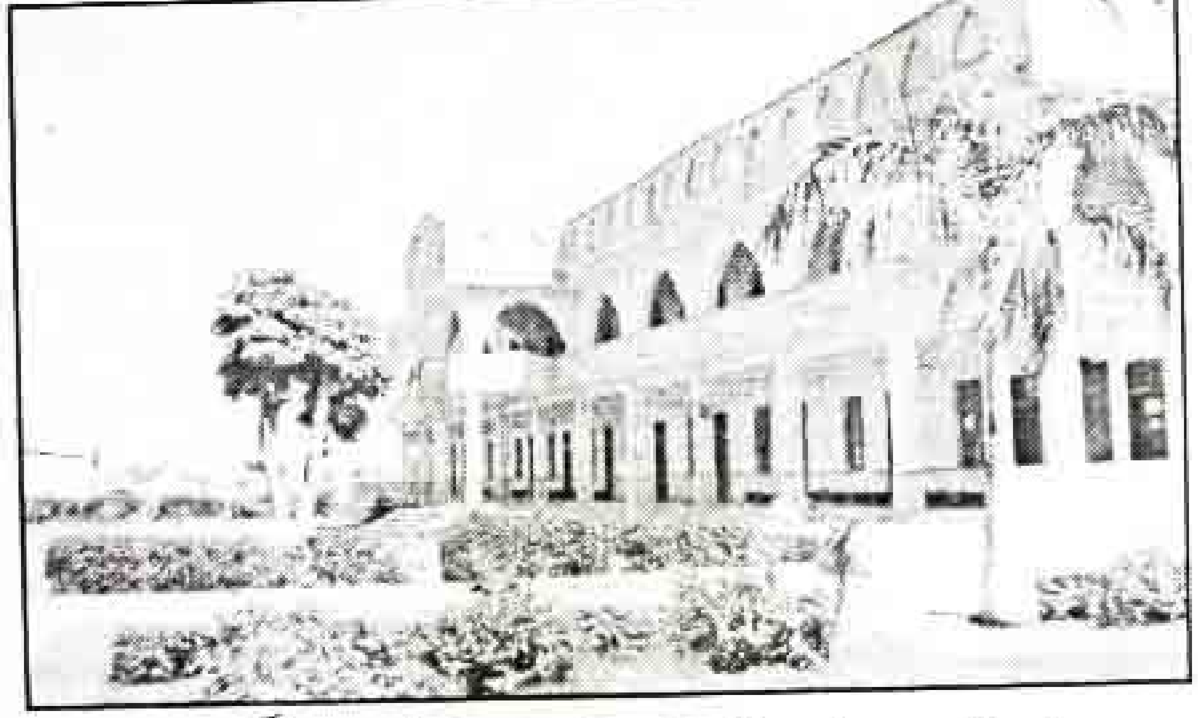

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

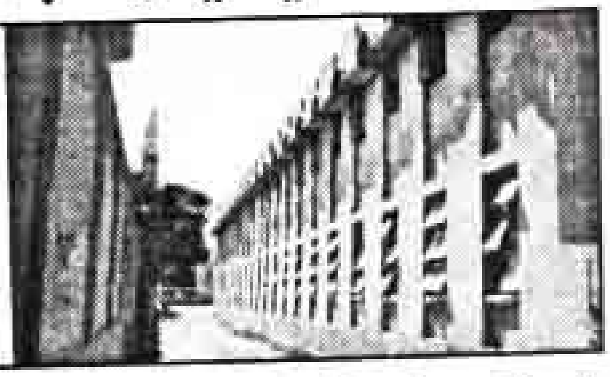
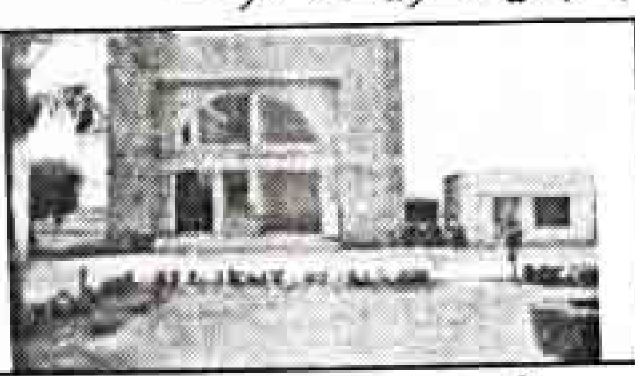

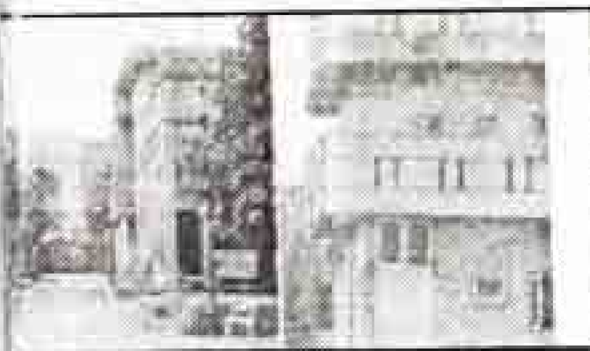

طلباء کے: 1۔ایک بلاک کا منظر 2۔وضوگاہیں، لیٹرینیں و غسل خانے، مکتبہ اور تیسری منزل پر لنگر خانہ 3۔اساتذہ کیلئے نئی تعمیر کردہ رہائشیں 4۔مہمان خانہ حجرہ قطب الاولیاء دفتر پیر صاحب و رہائش

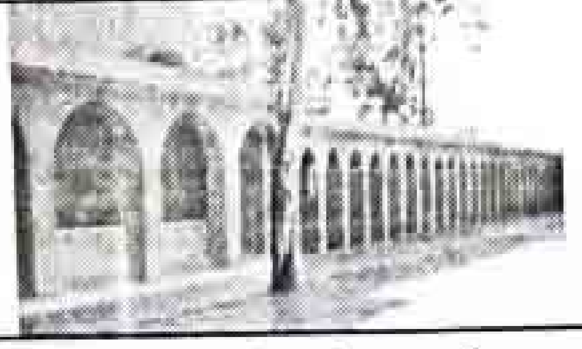

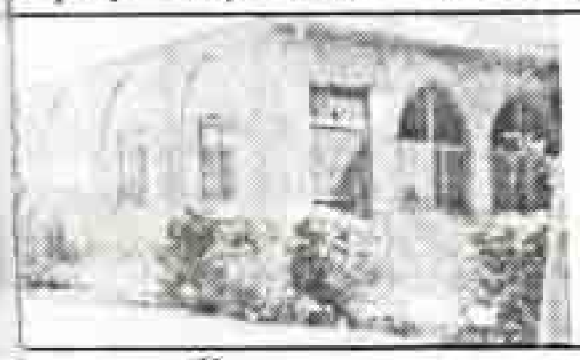

شعبہ طالبات کا: 1۔زیر تعمیر چار منزلہ نیا بلاک 2۔نئی بننے والی وضوگاہیں، لیٹرینیں و غسل خانے 3۔سیدہ آمنہ بلاک کا اندرونی منظر ولان 4۔نیا لنگر خانہ

اپیل: ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' میں 800 مسافر طلبہ وطالبات کیلئے فری خوراک، فری رہائش اور فری تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے شاخوں کی تعداد 321 سے زیادہ ہو چکی ہے۔ لہذا مسلمانوں سے گزارش ہے کہ وہ اس شدید مہنگائی کے دور میں جامعہ کے معاون بنیں اور صدقہ جاریہ اور دین اسلام کی خدمت دہرا ثواب حاصل کریں۔ نوٹ: زکوۃ، دیگر عطیات، سامان لنگر کے علاوہ مسجد و جامعہ و شریعت کالج کی زیر تعمیر عمارتوں میں نقد اور میٹریل کے ذریعے بھی حصہ لے سکتے ہیں۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری، سجادہ نشین و مہتمم رابطہ نمبر 0300-9622887، 0333-8403748
اکاؤنٹ نمبر 11700004957603 ٹائٹل: جامعہ قادریہ عالمیہ، بینک نیم H.B.L گجرات پاکستان

135

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آئیں! "عالمی تنظیم اہلسنت" میں شامل ہو کر

پاکستان اور بیرونی ممالک میں اسلام کی دینی، ملی، علمی، عملی، رفاہی و تربیتی خدمات انجام دیں۔

بحمد اللہ! "عالمی تنظیم اہلسنت" دین کے فروغ، پاکستان میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ، مقام مصطفیٰ کے تحفظ، دینی مہمات، ملی تحریکات مسلمانوں کی اعتقادی و عملی، تعلیمی و تربیتی اور رفاہی خدمات میں مصروف عمل ہے اور اب پاکستان کے مرکز، صوبوں، اضلاع، ...روں، دیہاتوں اور بیرونی ممالک میں "**تنظیم نو**" کی جارہی ہے، شمولیت کیلئے اپنے کوائف ارسال فرمائیں۔

الداعی الی الخیر: **پیر محمد افضل قادری** مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت

مرکزی دفتر: نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان

info@ahlesunnat.info 0300-9622887, 03456939881 (سیکریٹری)

دورہ صرف ونحو وعقائد اسلامیہ

از **31** جولائی ہفتہ تا **26** اگست جمعرات جامعہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں روزانہ صبح **9** تا **12** بجے دن۔ استاذ الاساتذہ، یادگار اسلاف، حضرت مولانا مفتی نور حسین نقشبندی صرف ونحو کا اجراء کرائینگے اور استاذ العلماء حضرت پیر محمد افضل قادری عقائد اسلامیہ اور عقائد فرق باطلہ پر لیکچر دینگے اور تحریری نوٹس لکھوائینگے۔

نوٹ: قیام وطعام فری ہوگا البتہ بستر ہمراہ لائیں۔

معراج مصطفیٰ ﷺ کانفرنس وعرس مبارک

اولاد غوث اعظم حضرت گیلانی شاہ صاحب (کھولیاں والی سرکار) رحمۃ اللہ علیہ مدفن نیک آباد

وعالم ربانی، فقیہ اعظم، ولی کامل، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا الحاج محمد نیک عالم رحمۃ اللہ علیہ

... رجب 10 جولائی بروز ہفتہ صبح 9 تا نمازِ ظہر بمقام: خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف)

زیر صدارت

استاذ العلماء، مجاہد ملت، پیشوائے اہلسنت حضرت پیر محمد افضل قادری سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ نیک آباد

خصوصی خطاب

عالمی مبلغ اسلام حضرت علامہ عطاء المصطفیٰ جمیل ایم اے گولڈ میڈلسٹ

...ید، شاگرد، عقیدتمند قافلہ در قافلہ شرکت کریں ☆ قرآن خوانی، درود شریف دیگر کلمات طیبات ایصال ثواب کیلئے ہمراہ لائیں!

لنگر شریف صبح 8 تا 10 بعد ازاں نمازِ ظہر ودعاء خیر کے بعد تقسیم ہوگا

الداعی الی الخیر: **پیر محمد عثمان افضل قادری** ناظم خانقاہ وجامعہ (طلبہ وطالبات)، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

053-3521401 atasqadri@gmail.com 0333-8403748

marfat.com

حمد

باری تعالیٰ

لائق حمد تری ذات کہ محمود ہے تو
لائق سجدہ تری ذات کہ مسجود ہے تو

انکساری مرا مقسوم کہ بندہ ہوں میں
خود نمائی ترا دستور کہ معبود ہے تو

بُعد اتنا کہ کبھی آنکھ نے دیکھا نہ تجھے
قُرب اتنا کہ مری جان میں موجود ہے تو

ہے وراء حد تعین سے تری ذات قدیم
کون کہتا ہے کسی سمت میں محدود ہے تو

حُسن پردے میں بھی بے پردہ نظر آتا ہے
اتنا چھپنے پہ بھی منظور ہے مشہود ہے تو

میری کیا بود کہ معدوم تھا معدوم ہوں میں
تری کیا شان کہ موجود تھا موجود ہے تو

ایک اعظم ہی نہیں عاشق ناچیز ترا
سب کا مطلوب ہے محبوب ہے مقصود ہے تو

نعت

رسول مقبول ﷺ

میرا بھی کبھی کاش مدینے میں گزر ہو
اس ارض مقدس پہ کوئی دن تو بسر ہو

آنکھیں ہوں مری اور وہ طیبہ کا نگر ہو
اور شام و سحر گنبد خضراء پہ نظر ہو

تاحشر رہوں در پہ شہنشاہ امم کے
دوزخ کی مجھے اور نہ جنت کی خبر ہو

روضے کی زیارت سے مرے دل کی بجھے پیاس
اس در کی گدائی کا شرف شام و سحر ہو

جب نور الٰہی سے بنے روئے محمد
پھر کیوں نہ خجل شمس ہو شرمندہ قمر ہو

جس دل میں ذرا سی بھی عداوت ہو نبی کی
اس دل کے مقدر میں نہ کیوں نار سقر ہو

اے شاہ عرب فخر عجم سرور عالم
امت کے زبوں حال پہ بھی ایک نظر ہو

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات پاکستان (0333-8437283)

marfat.com

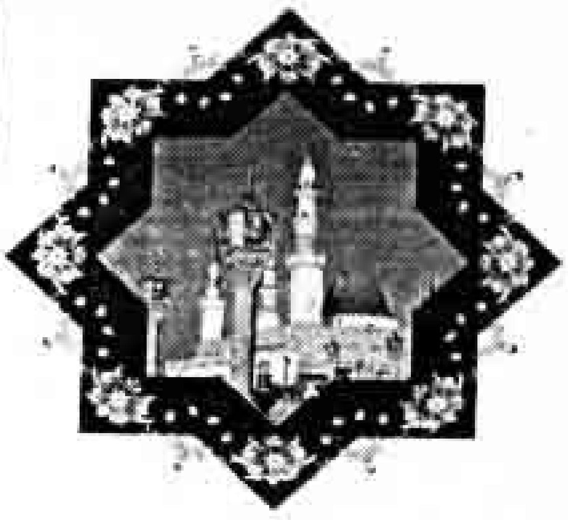

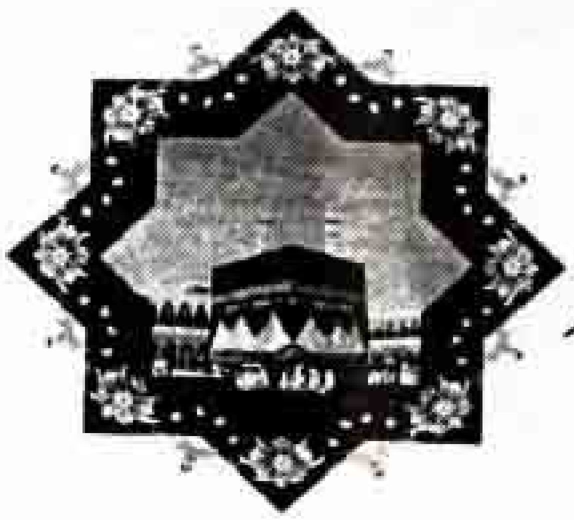

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمانہ

ماہنامہ

اردو / English

آواز اہلسنت

گجرات پاکستان

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف)، بائی پاس روڈ گجرات، پاکستان

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء **پیر محمد افضل قادری** دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

ایصال ثواب: مقربین بارگاہ خدا ودربار مصطفیٰ ﷺ، وجمیع اہل ایمان، جن میں شامل ہیں صاحبزادہ قاری محمد علی قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارتی کمیٹی: علامہ ابوالحسنین قادری، علامہ ضیاء اللہ قادری، قاری تنویر احمد، الحاج محمد سعید زرگر

قیمت 15 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کرسکتے ہیں!

سالانہ ممبرشپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 150 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

ادارتی مشاورت: علامہ محمد ساجد القادری، علامہ محمد راشد تنویر قادری، علامہ محمد شاہد چشتی، فیاض احمد ہاشمی، پروفیسر بشیر احمد مرزا

قانونی مشاورت: میاں تنویر اشرف ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ، چوہدری عثمان وڑائچ ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، شبیر حسین ساہی، مصطفیٰ کمال، محمد اشرف ○ قیصر قادری 0313-7823263

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آواز اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل: Info@ahlesunnat.info

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہابیوں کی تحریک حرمت رسول!

=========== اداریہ ===========

جماعۃ الدعوہ غیر مقلد وہابیوں نام نہاد اہلحدیثوں کی تنظیم ہے۔یہ تنظیم پہلے لشکر طیبہ کے نام پر کام کرتی رہی جب اس تنظیم کو دہشت گرد قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی گئی تو اسکے سربراہ حافظ سعید نے جماعۃ الدعوہ کے نام سے کام شروع کر دیا۔اس تنظیم نے بے شمار بے گناہ لوگوں کو قتل کر کے اور پھر انہیں شہید کشمیر بتا کر انکے غائبانہ جنازے پڑھ کر سیاست چمکائی اور خطیب اہلسنت مولانا محمد اکرم رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اسی تنظیم نے صرف مسلکی اختلاف کی بناء پر شہید کیا اور حافظ سعید خود قاتلوں کا مقدمہ لڑتا رہا اور جیل میں قاتلوں سے ملاقاتیں کرتا رہا۔اس تنظیم کو اسلام اور پاکستان دشمن ایجنسیوں کی بھی حمایت حاصل ہے اور اس تنظیم کے ذریعے پاکستان میں کسی بھی وقت سنی وہابی خانہ جنگی کرا کے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے وجود کو شدید نقصان پہنچانے کی سازش کی جا سکتی ہے۔ حال ہی میں وہابی اور بالخصوص جماعۃ الدعوہ پاکستان میں گستاخانہ خاکوں کیخلاف تحریک حرمتِ رسول کی ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں جبکہ انکا لٹریچر گستاخی رسول سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً یہ کہ

1۔ وہابیوں نام نہاد اہلحدیثوں کے ممتاز عالم وحید الزماں نے "ووجدک ضالاً فھدیٰ" کا ترجمہ کیا ہے: "اور پایا تجھ کو بھولا بھٹکا پھر راہ پر لگایا"۔ اس ترجمہ میں جماعۃ الدعوہ نام نہاد اہلحدیثوں کے بزرگ علامہ وحید الزماں نے حبیب خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کیلئے بھولا بھٹکا کا گستاخانہ لفظ استعمال کیا ہے اور ظالم نے حضور ہادی عالم ﷺ کو زمانہ جاہلیت کے بھولے بھٹکے لوگوں میں شامل کر دیا ہے۔ العیاذ باللہ

2۔ غیر مقلد وہابیوں، دیوبندی وہابیوں اور مودودی وہابیوں کے پیشوا اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: "شیخ یا اس جیسے بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے بیل اور گائے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے (صراط مستقیم اردو صفحہ 87)

3۔ اسی شاہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: "یہ یقین جان لینا چاہئے کہ مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے (تقویۃ الایمان صفحہ 14)" اور اسی مقام پر حاشیہ میں لکھا ہے کہ بڑی مخلوق انبیاء اور چھوٹی مخلوق اولیاء ہیں۔

4۔ اسی شاہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے: حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی حدیث منسوب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سرکار ﷺ فرماتے ہیں "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔" (تقویۃ الایمان صفحہ 61)

5۔ اہلحدیثوں کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری کے بارے میں اہلحدیثوں کے رہنما میاں عبد العزیز معتمد جمعیت اہلحدیث لاہور نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اخبار اہلحدیث کے ایک پرچے میں لکھا تھا کہ "اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ ﷺ کا قائل نہ ہو تو امیدوار نجات ہے۔" (حقیقت مناظرہ اہلحدیث و مقلدین قلعہ گوجر سنگھ لاہور 1966 صفحہ 10)۔

یہ پانچ حوالے بطور نمونہ ہیں ورنہ وہابیوں کے بزرگوں کے لٹریچر میں بارگاہ الوہیت و بارگاہ رسالت و بارگاہ اولیاء میں لاتعداد گستاخیاں موجود ہیں۔ لہٰذا اہلسنت و جماعت پر لازم ہے کہ وہابیوں کا مواخذہ کریں اور ان پر سوال قائم کریں کہ اگر واقعی وہابی اپنے اعلان "حرمت رسول پر جان بھی قربان" میں مخلص ہیں تو پھر گستاخی کے مرتکب اپنے بڑوں کو گستاخ رسول قرار دے کر ان سے برأت و بیزاری کا اعلان کریں۔ اور اگر وہ کہیں کہ بالا گستاخانہ عبارتیں ہم نے نہیں لکھیں انکے ذمہ دار صرف لکھنے والے ہیں تو پھر ان پر سوال قائم کریں کہ اگر کوئی مرزائی کہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی گستاخانہ عبارتوں کا ذمہ دار صرف مرزا ہے، مرزا کے پیروکار ان عبارتوں کے ذمہ دار نہیں تو کیا مان لو گے؟ تو جس طرح مرزا کی گستاخیوں کی ذمہ داری مرزا کیساتھ ساتھ مرزا کے تمام پیروکاروں پر بھی ڈالی جاتی ہے اسی طرح وہابی علماء کی گستاخانہ عبارتوں کی ذمہ داری وہابی علماء کے تمام پیروکاروں اور انہیں اپنا بزرگ ماننے والوں پر ڈالی جائے گی!!! وما علینا الا البلغ المبین!!!

marfat.com

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قرآن کی نظر میں

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى o الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهُ زَكّٰى o وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى o اِلَّا ابْتِغَاءَ جْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى o وَلَسَوْفَ يَرْضٰى."

الہ: "قرآن مجید" پارہ 30 سورۃ اللیل، آیت: 17 تا 21۔

ترجمہ: "اور بہت اس (نار جہنم) سے دور رکھا ائیگا جو سب سے بڑا پرہیز گار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو ر کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور ک قریب ہے کہ وہ راضی ہو گا (ترجمہ کنزالایمان)

اس آیت کے تحت صحابی رسول حضرت عبد اللہ ن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"هو ابوبكر رضى الله عنه."

ترجمہ: "وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

فسیر قرطبی" زیر آیت: 17 سورۃ اللیل۔

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے وایت ہے کہ مشرکین حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر تشدد ر رہے تھے اور آپ احد احد (یعنی اللہ ایک ہے ایک ہے) ہہ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے فرمایا احد یعنی اللہ تجھے نجات دلا دیگا۔

پھر آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا لال کو صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔ ت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھانپ گئے کہ رسول اللہ ﷺ کیا چاہتے ہیں۔ آپ نے اپنے گھر سے آدھا سیر سونا لیا اور امیہ بن خلف کے پاس گئے اور حضرت بلال کو خرید کر آزاد کر دیا۔ اس پر مشرکین نے کہا بلال کا ابو بکر پر کوئی احسان تھا جسے ابو بکر نے اتارا ہے چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں۔

حوالہ: "تفسیر مظہری" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 63.

"حضرت سعید ابن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن خلف نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ بلال کو نسطاس نامی غلام کے بدلے میں بیچے گا۔ نسطاط نامی غلام کے پاس دس ہزار دینار اور چند غلام چند باندیاں اور چند جانور تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اسے اس سارے مال کے بدلے مسلمان ہونے کی پیشکش کی تھی جسے اس نے مسترد کر دیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نسطاس غلام کو حضرت بلال کے بدلے میں فروخت کیا تو مشرکین نے کہا ابو بکر نے بلال پر اتنا بڑا احسان اس لئے کیا ہے کہ بلال کا ان پر کوئی احسان تھا چنانچہ یہ آیات نازل ہوئیں۔

"تفسیر مظہری" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 84.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سات ایسے غلام و باندیاں آزاد کیے جنہیں صرف اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا تو یہ آیات نازل ہوئیں۔

حوالہ: "تفسیر مظہری" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 255

حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ نے آپ سے کہا آپ کمزور غلاموں اور باندیوں کو خرید کر

marfat.com

آزاد کر رہے ہیں کتنا ہی اچھا ہو کہ آپ طاقتور غلاموں کو خرید کر آزاد کریں جو تمہارا دفاع کریں اور تمہارے کام کریں تو آپ نے فرمایا:

یا ابت انما ارید ما عند اللّٰہ۔"

ترجمہ: "اے میرے باپ میں وہ چاہتا ہوں جو اللہ کے پاس ہے یعنی اللہ کی رضا۔" اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

حوالہ: "تفسیر مظہری" جلد نمبر 10، صفحہ نمبر 255

ان آیات سے درج ذیل نکات ثابت ہوئے

1۔ حضرت قاضی محمد ثناء اللہ مظہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے "الاتقی" یعنی انبیاء کرام کے بعد سب سے بڑے متقی ہونے سے آپکا افضل الناس یعنی تمام مسلمانوں سے افضل ہونا ثابت ہوتا ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان اکرمکم عنداللہ اتقکم."

ترجمہ: "بیشک تم میں سے سب سے بڑی عزت والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے بڑا متقی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:

"علیہ انعقد الاجماع."

ترجمہ: "اسی (افضلیت صدیق اکبر) پر اجماع امت ہو چکا ہے۔"

2۔ تقویٰ کا لغوی معنی پرہیز ہے اور شرع شریف میں تقویٰ گناہوں سے پرہیز کرنے کا نام ہے۔ عام طور پر تقویٰ کی بنیاد جنت کا طمع اور عذاب کا ڈر ہوتا ہے لیکن تقویٰ کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تقویٰ کی بنیاد محبت الٰہی ہو اور مقصود رضاء الٰہی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے اسی تقویٰ کی گواہی دی ہے کہ وہ اپنا مال، ستھرا ہونے اور اپنے رب تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

3۔ ان آیات میں رب تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے پر ہونے والے اعتراض کا جواب دیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ محبوبان خدا کے فضائل کا دفاع کرنا اور ان کی عظمت شان کو بیان کرنا سنت الہیہ ہے۔

4۔ ان آیات سے اخلاص و للّٰہیت کی فضیلت ظاہر ہے۔ اخلاص و للّٰہیت یہ ہے کہ بندہ اپنے اعمال میں ریاء و سمعہ سے بچے اور صرف اور صرف اپنے رب تعالیٰ کی رضا کے لیے اعمال سرانجام دے کیونکہ دکھاوا کرنے سے عمل پر ثواب نہیں ملتا بلکہ اس پر روز قیامت سخت مؤاخذہ ہوگا۔

5۔ "ولسوف یرضی"

ترجمہ: "اور وہ اللہ راضی ہو جائے یا وہ الاتقی (سب سے بڑا متقی) راضی ہو جائیگا۔"

ان دونوں صورت میں یہ بہت بڑی خوشخبری ہے اور اسی کے ثمرات ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم ﷺ کی اعلیٰ ترین صحبت و رفاقت حاصل ہوئی۔ یار غار کا لقب آپ نے ہی پایا۔ آپ نے محبت نبوی میں ایثار و قربانی کی انتہاء فرمادی۔ آپ ﷺ نے آپ کو اپنی زندگی میں اپنے مصلیٰ امامت پر کھڑا کرکے آپ کے خلیفہ اول ہونے کا اشارہ دے دیا۔ آپ کے مختصر دور خلافت میں تمام داخلی فتنوں کی سرکوبی کے بعد فتوحات اسلامیہ کی بنیاد ڈالی گئی۔ آپ نے تدوین قرآن اور دیگر بے شمار کارنامے انجام دیئے اور پھر آپ کو روضہ رسول میں بھی نبی ﷺ کے پہلو میں دفن ہونے کا شرف حاصل ہوا اور احادیث کے مطابق آپ میدان حشر میں بھی اپنے آقا ﷺ کے ساتھ ہونگے!

----

marfat.com

خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حدیث کی نظر میں

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

"وَعَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنۡھَا قَالَتۡ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ لاَ یَنۡبَغِیۡ لِقَوۡمٍ فِیۡھِمۡ اَبُوۡبَکۡرٍ اَنۡ یَؤُمَّھُمۡ غَیۡرُہٗ۔" (1)

ترجمہ: "حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس قوم میں ابو بکر ہوں اس کیلئے لائق نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوا کوئی اور کرے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے بعد امت مسلمہ کی امامت (چاہے امامت صغریٰ یعنی نماز ہو، چاہے امامت کبریٰ یعنی خلافت نبوی ہو) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حق ہے۔ اس حدیث سے دیگر مسائل و نکات کے علاوہ خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس امت میں نبی علیہ السلام کے بعد فضیلت اور استحقاقِ امامت و خلافت ثابت ہے۔

مسئلہ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اہلسنت وجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ اس امت میں حضور سید المرسلین ﷺ کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند جلیل حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

ترجمہ: "میں نے اپنے والد گرامی سے سوال کیا کہ نبی علیہ السلام کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: حضرت ابو بکر۔" (2)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام ایک خط میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وکان افضلھم فی الاسلام، کما زعمت، وانصحھم للہ ولرسولہ، الخلیفۃ الصدیق وخلیفۃ الخلیفۃ الفاروق، ولعمری ان مکانھما فی الاسلام لعظیم، وان المصاب بھما لجرح فی الاسلام شدید، یرحمھما اللہ وجزاھما باحسن ما عملا۔" (3)

ترجمہ: "آپ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اسلام میں سب لوگوں سے افضل تھے، جیسا کہ آپ کی رائے ہے، اور ان میں سے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ مخلص تھے، خلیفہ صدیق تھے اور خلیفہ کے خلیفہ فاروق تھے، مجھے اپنی زندگی کی قسم ان کا اسلام میں مرتبہ بہت عظیم ہے اور ان کی وفات کا حادثہ اسلام میں شدید زخم ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں پر رحمت نازل فرمائے اور انہیں ان کے بہترین اعمال کی جزا عطا فرمائے۔"

marfat.com

(یہی خط دیگر شیعہ علماء نے شرح نہج البلاغہ میں درج کیا ہے)

اسلام میں افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ اس قدر اہم ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

''اس امت میں نبی کریم ﷺ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل الناس ہیں، اگر کسی شخص نے اس کے برخلاف کوئی بات کہی تو وہ مفتری (بہتان باندھنے والا) ہے، اور اسے وہی سزا دی جائے گی جو مفتری کے لیے شریعت نے رکھی ہے۔'' (4)

افضلیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر صحابہ کبار اور اہلبیت نبوی کا اجماع منعقد ہو چکا ہے، یہاں تک کہ علماء کلام نے لکھا ہے کہ اہلسنت ہونے کی علامت ''تفضیل الشیخین'' یعنی حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو تمام صحابہ و اہل بیت سے افضل جاننا ہے۔ انہی دلائل شرعیہ کی رو سے امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اکابر علماء اہل سنت نے اس عقیدہ کے مخالف کو گمراہ اور بدمذہب قرار دیا ہے۔ (5)

مسئلہ امامت

امامت کا معنیٰ ہے: پیشوا ہونا، نمونہ ہونا، نماز پڑھانا وغیرہ۔ شریعت میں امامت کی دو قسمیں ہیں:

☆ امامت صغریٰ: یعنی نماز کی امامت۔

☆ امامت کبریٰ: رسول اللہ ﷺ کی خلافت و نیابت مطلقہ۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ دونوں امامتیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے ثابت ہیں اور آپ ان دونوں امامتوں کے سب سے زیادہ حقدار ہیں۔

امامت صغریٰ

امامت صغریٰ یعنی امامت نماز امامت حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی وفات سے چند روز قبل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد فرمادی تھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی علیہ السلام کا مرض شدت اختیار کر گیا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز کی اطلاع کے لئے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا:

"مروا ابابکر ان یصلی بالناس."

ترجمہ: ''ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کروائیں۔''

حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر نرم دل ہیں، جب آپ ﷺ کے مصلیٰ پر کھڑے ہونگے تو لوگوں کو (قرأت) نہیں سنا سکیں گے، یعنی رونے لگیں گے کتنا ہی اچھا ہو کہ آپ حضرت عمر کو یہ حکم فرمائیں۔ تو نبی علیہ السلام نے پھر فرمایا:

"مروا ابابکر ان یصلی بالناس." (6)

ترجمہ: ''ابو بکر کو کہو کہ وہ لوگوں کی امامت کروائیں۔''

یہ تو صحیح بخاری کی روایت ہے اور جامع ترمذی کی روایت آپ پہلے مطالعہ کر چکے ہیں جس میں ارشاد نبوی ہے کہ ''جس قوم میں ابو بکر ہوں اس کیلئے لائق و مناسب نہیں کہ ان کی امامت ابو بکر کے سوا کوئی اور کرے۔'' (7)

نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد گرامی اکابرین صحابہ واہل بیت کی مدینہ منورہ میں موجودگی کے وقت ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

marfat.com

رسول اللہ ﷺ کی آخری بیماری میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی اور تمام صحابہ واہل بیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے رہے۔

امامت کبریٰ یعنی خلافت نبوی

اس امامت سے مراد نبی علیہ السلام کی نیابت مطلقہ ہے، اور امام وہ ہے جسے مسلمانوں کے امور دین ودنیا میں حسبِ شرعِ محمدی تصرف عام کا اختیار ہو اور (غیر معصیت میں) اس کی اطاعت مسلمانوں پر لازم ہو۔ اہل سنت کے نزدیک امام کے لئے مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد، قادر، اور قرشی ہونا شرط ہے۔ اور انعقاد امامت کے لئے ضروری ہے کہ اسے پہلا امام نامزد کرے یا پھر مسلمانوں میں اہل حل وعقد اسے مقرر کریں۔ اہل سنت کے نزدیک امام کے لئے ہاشمی علوی اور معصوم ہونا ضروری نہیں۔

امامت وخلافت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخصیت کو صاف لفظوں میں اپنا خلیفہ وجانشین مقرر نہیں فرمایا البتہ اپنی وفات سے چند روز قبل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پورے اصرار کے ساتھ مصلیٰ امامت پر کھڑا کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت وجانشینی کے واضح اشارات دیئے۔

☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ حاضری کا حکم دیا۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ فرمایئے! اگر میں آؤں اور آپکو نہ پاؤں تو؟ شاید اسکی مراد موت تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"فان لم تجدینی فاتیٰ ابابکر." (10،9،8)

"یعنی اگر تو مجھے نہ پائے تو ابو بکر کے پاس آجانا"

☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے:

"فاقتدوا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکروعمر."

ترجمہ: "یعنی میرے بعد والوں ابو بکر وعمر کی پیروی کرنا۔" (12،11)

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے مرض میں فرمایا:

"اپنے والد ابو بکر اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے یا کہنے والا کہے "میں"، لیکن اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابو بکر کے سوا کسی کو نہیں مانیں گے۔ (13)

خلافت صدیق اکبر کے متعلق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ

سیرت حلبی اور دیگر کتب میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

"والنبی ﷺ لم یمت مرة بل مکث ایاما ولیالی فیوذنه بالصلوٰة فیامر ابابکر یصلی بالناس، وھو یری مکانی، فلما مات ﷺ اخترنا بالدنیا من رضیه ﷺ لدیننا، فبایعناه."

ترجمہ: "یعنی نبی ﷺ نے اچانک وفات نہیں پائی بلکہ کئی روز بیمار رہے آپ کو نماز کی اطلاع دی جاتی تھی تو آپ حکم فرماتے کہ ابو بکر لوگوں کو امامت کروائیں، حالانکہ نبی علیہ السلام میرا مقام ومرتبہ جانتے تھے۔ پس

marfat.com

جب نبی ﷺ وصال فرما گئے تو ہم نے امور دنیا کے لئے اس شخص کو چن لیا جسے نبی ﷺ ہمارے دین (نماز کی امامت) کے لئے پسند فرما گئے، پس ہم نے ان کی بیعت کر لی۔''

کتب شیعہ سے چند حوالے

☆ شیعہ مذہب کی معتبر کتاب ''احتجاج طبرسی'' صفحہ: 53، مطبوعہ ایران میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے:

''قام وتھیأ للصلوٰۃ وحضر المسجد وصلیٰ خلف ابی بکر.''

ترجمہ: ''حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اٹھے اور نماز کیلئے تیاری فرمائی اور مسجد میں آئے اور حضرت ابو بکر کی اقتدا میں نماز ادا کی۔''

☆ ''شرح نہج البلاغہ حدیدی'' جلد اول، صفحہ :154، مطبوعہ بیروت میں ہے:

''قال علی والزبیر ماغضبنا الا فی المشورۃ وانا لنریٰ ابابکر احق الناس بھا انہ صاحب الغار وانا لنعرف لہ سنۃ.......وامرہ رسول اللہ ﷺ بالصلوٰۃ وھو حی وکان افضلھم.''

ترجمہ: ''یعنی حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ہماری ناراضگی تو صرف مشورہ کے بارے میں ہے حالانکہ ہماری رائے یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے حقدار ہیں، وہ یار غار ہیں اور ان کی بزرگی کو بھی ہم پہچانتے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ جب حیات ظاہرہ میں تھے تو آپ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کی امامت کا حکم دیا تھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں میں سب سے زیادہ صاحب فضل تھے۔''

خلافت صدیقی پر اجماع صحابہ منصوص

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر تمام صحابہ واہل بیت کا اجماع قائم ہے اور تمام اہل حل وعقد بلکہ عامہ مسلمین نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت امارت کی۔ مشہور مفسر، محقق، اور مؤرخ حافظ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں:

''قد اتفق الصحابۃ ببیعۃ الصدیق فی ذالک الوقت حتیٰ علی بن ابی طالب والزبیر.'' (14)

ترجمہ: ''بتحقیق تمام صحابہ کرام بشمول حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم، اس وقت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر متفق ہوگئے''

اسی قسم کا مضمون ''سنن کبریٰ بیہقی''، ''کنز العمال''، ''مسند امام احمد''، ''مستدرک حاکم'' وغیرہ کتب احادیث میں موجود ہے، اور اہل تشیع کی کتب سے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرنا ثابت ہے، جیسا کہ مضمون میں متعدد حوالے پیش کئے گئے ہیں۔

اگرچہ اہل تشیع ان روایات کو ''تقیہ'' (کسی مصلحت کے تحت حق کی خلاف ورزی کرنا) پر محمول کرتے ہیں، لیکن اہلسنت وجماعت تقیہ اور نفاق جیسی کمزوریوں کو شیر خدا حیدر کرار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان جرأت وشجاعت کے منافی سمجھتے ہیں۔

اگر امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کے فسق وفجور کی بناء پر اس کے خلاف علم جہاد بلند کرسکتے ہیں، تو ان کے والد اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی حضرت

marfat.com

ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت ناجائز ہونے کی صورت میں ان کے خلاف علم جہاد بلند کر سکتے تھے۔ لیکن مؤرخین کا اجماع ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمیت صحابہ واہل بیت نے خلفاء ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ پر بیعت کی۔

صحابہ کے اجماع منصوص کا انکار کفر ہے

اجماع امت کا سب سے مضبوط درجہ صحابہ کرام کا ''اجماع منصوص'' ہے۔ اجماع منصوص یہ ہے کہ کسی مسئلہ پر تمام صحابہ اپنی آراء ظاہر فرمادیں اور کوئی بھی اختلاف نہ کرے، اس اجماع کا منکر کافر ہے۔ علماء اصول فقہ نے لکھا ہے: جیسے قرآن کی آیت کا انکار کفر ہے ایسے ہی صحابہ کے اجماع منصوص سے جو مسئلہ ثابت ہو جائے اس مسئلہ کا انکار بھی کفر ہے۔ عامه کتب اصول فقه.

چونکہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع صحابہ منصوص قائم ہو چکا ہے، لہذا فقہائے اسلام نے خلافت صدیق کے منکرین کو کافر قرار دیا ہے۔ چنانچہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''من انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنهم فهو کافر.'' (15)

ترجمہ: ''جو شخص حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کا انکار کرے تو وہ کافر ہے۔''

پھر لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''ان کے احکام مرتد کافروں جیسے ہیں''

شیعہ اپنی اذان میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ''خلیفتهٔ بلا فصل''، یعنی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ بلا فصل ہیں (یعنی بغیر فاصلے کے خلیفہ اول ہیں) پڑھتے ہیں۔ شیعہ یہ کلمات اذان میں کہہ کر خلفاء ثلثہ کی خلافت کا انکار کرتے ہیں اور یقیناً اس سے کفر لازم آتا ہے۔

تعجب ہے کہ پانچ اوقات کفریہ کلمات کہنے کے باوجود ان لوگوں کو مسلمان کہا جاتا ہے! اور بعض تنظیمیں ایران سے مفادات حاصل کرنے کیلئے ان لوگوں کو مسلمان ثابت کرنے اور ان سے مذہبی اتحاد کرکے ان کیلئے نرم گوشہ پیدا کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو انکے شر سے محفوظ فرمائے اور سلف صالحین کے عقیدہ پر پختگی نصیب فرمائے۔ آمین

حوالہ جات

حوالہ:1 ''سنن الترمذی'' کتاب المناقب، باب فی مناقب ابوبکر و عمر، حدیث: 3606.
حوالہ:2 ''صحیح بخاری'' کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا خلیلا، حدیث: 3395.
حوالہ:3 ''شرح ننیج البلاغه لابن میشم البحرانی'' صفحه: 486، جز: 3، مطبوعه ایران''.
حوالہ:4 ''تاریخ الخلفاء'' سیطوطی و ابن عساکر.
حوالہ:5 ''فتاوی رضویه''، ''فتاوی عالمگیری''، ''بهار شریعت'' حصه اول، باب: 11.
حوالہ:6 ''صحیح بخاری'' کتاب الاذان باب الرجل یا تم بالامام و یأتم الناس بالماموم الخ، حدیث: 672
حوالہ:7 ''سنن الترمذی'' حدیث: 3606.
حوالہ:8 ''صحیح بخاری'' کتاب الاحکام، باب الا استخلاف، حدیث: 6680.
حوالہ:9 ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، حدیث نمبر 4398.
حوالہ:10 ''سنن الترمذی'' حدیث: 3606.
حوالہ:11 ''سنن الترمذی'' کتاب المناقب، باب فی مناقب ابوبکر و عمر، حدیث: 3596.
حوالہ:12 ''سنن ابن ماجه'' کتاب المقدمه، باب فضل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه، حدیث نمبر 94
حوالہ:13 ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق، حدیث نمبر 4399
حوالہ:14 ''تاریخ البدایة والنهایة'' جلد 5، صفحه 249.
حوالہ:15 ''فتاویٰ عالمگیری'' جلد: 2، صفحه: 264،
حوالہ:16 ''فتاوی سبکیٰ'' باب جامع. فصل سب النبی، جز نمبر 2، صفحه نمبر 587، طبع دارالمعارف
حوالہ:17 ''ردالمحتار علی الدر المختار'' کتاب الصلوة، باب الامامة، صفحه نمبر 561.

marfat.com

نماز سے متعلقہ سات احادیث

☆ ''رسول اللہ ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے برابر تک اٹھاتے۔''
(صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:168)

☆ ''رسول اللہ ﷺ (قیام) نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے رکھا کرتے تھے۔''
(مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:1، صفحہ:390)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا ہوا؟ میں تم کو رفع یدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، جیسے شریر گھوڑوں کی دمیں (نیچے اوپر ہو رہی) ہیں، نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔''
(صحیح مسلم، جلد:1، صفحہ:181)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھتے ہوئے جب... ولا الضالین پڑھا تو '' آمین'' آہستہ کہا۔''
(ابو داؤد طیالسی، جلد:1، صفحہ:92)

☆ ''جو امام کے پیچھے نماز پڑھے، تو امام کے قرأت کرنے سے اس کی قرأت بھی ادا ہو جاتی ہے۔''
(الآثار، صفحہ:17)

☆ ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز جنازہ پڑھ لو پس خالص میت کے لئے دعا کرو۔''
(صحیح ابن حبان، جلد:7، صفحہ:345۔)

☆ ''رسول اللہ ﷺ ماہ رمضان میں بیس رکعت علاوہ (تین رکعت) وتر کے پڑھا کرتے۔''
(سنن بیہقی کبیر، جلد:2، صفحہ:496۔)

marfat.com

ہر دو عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے
انکا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

------------- عبدالحق ظفر چشتی کی فکرانگیز اور رہنما تحریر -------------

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے۔ اگر بے مقصد زندگی گزارنے کے لئے زندہ رہے تو صرف حیوان ہے اور اگر بامقصد زندگی گزارے تو انسان بھی ہے۔ کیا؟ ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد ہو کر زندہ رہنا زندگی ہے؟ کیا بھوک لگتے ہی فوراً پیٹ بھر لینا، نیند آتے ہی فوراً سو جانا، زندگی ہے؟ کیا اعلیٰ سے اعلیٰ سہولتوں کا حصول ہی زندگی کی معراج ہے؟ ہاں! یہ زندگی تو ہے لیکن صرف حیوان کی۔

انسان کی زندگی عقل و شعور، فکر و نظر، دل و دماغ، عزائم صمیم، علم و عمل اور جہد مسلسل کی زندگی ہے۔ جو عقل و شعور کو عشق و عقیدت کے نور سے منور کردے، فکر و نظر کو بصیرت بخشے، دل و دماغ کو جاں نواز، حیات انگیز کردے، علم و عرفان کو ایقان سے آشنا کردے، عزم صمیم کو جرأتوں اور استقامتوں کا پہاڑ بنادے۔ وہ صرف بندۂ مومن کی زندگی ہے۔ اور یہ ساری خوبیاں، یہ سارے اوصاف، یہ ساری حیات ایک انسانِ کامل و اکمل، نبی محتشم، رسول اکرم ﷺ کے اسوہ حسنہ کی پھوار ہے۔ انہی نقوش قدم کو جادۂ حیات بنا کر انسان معراج زندگی و معاشرت پاتے ہیں۔

چاہتے ہو تم اگر نکھرا ہوا فردا کا رنگ
سارے عالم پر چھڑک دو گنبد خضری کا رنگ

افسوس! مسلمان رنگ چڑھانا بھول گیا اور غیروں کے رنگ میں رنگ جانا سیکھ گیا۔ اغیار کی پھل جھڑی کی چکاچوند میں ایسا کھو گیا۔ چند لمحوں کی مہمان، بچوں کو خوش منظر دکھا کر بچوں کو اندھیروں میں بھٹکنے کیلئے چھوڑ جاتی ہے۔ دیکھنے والے کیوں غور نہیں کرتے کہ آگ سرخ رو ضرور ہوتی ہے لیکن وہ ہر چیز کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے۔ اگر ہم سنت نبوی "اسوہ کامل" کی حسین و جمیل راہوں کے راہی ہوتے تو ہمارے معاشرے کا ہر فرد مغربی تہذیب کی رتھ کھینچنے والے قلیوں میں شریک ہونے کی بجائے بھرپور خود اعتمادی کے ساتھ دنیا کے سامنے آداب معاشرتِ نبوی کا علم لہراتا ہوا نظر آتا۔

مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
گھر کے خورشید پہ ڈال دیئے سائے ہم نے

وہ عظیم ہستیاں جنہوں نے آپ کی دانائی کا دودھ پیا ہے..... وہ قانون خداوندی اور منشاء و فطرتِ خداوندی کے پیکر جمیل کے حسن میں ڈوب ڈوب گئے..... انہوں نے نبی کریم ﷺ کے قدموں کی دھول کی قیمتی پوشاک پہنی..... انہوں نے اپنی روح کی خوراک کے لئے شہ ارض و سما صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی فاقہ کشی کو سامنے رکھا..... وہ دلبرِ شہ لولاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو تخت سکندری سے بھی فزوں تر سمجھتے تھے..... ہو شاد وہ دل جو عشق نبی کا نشیمن ہو۔

برف رت میں بھی سورج کی طرح جلتا رہا
آپ کے لفظوں کے سائے میں ملی ٹھنڈک مجھے
جذب ہو جاؤں وہیں میں آنسوؤں کیساتھ ساتھ
لے چل اری قسمت شہ کونین کے در تک مجھے

یہ دنیا راہبروں، قاعدوں سے بھری ہوئی نظر آتی ہے۔ دنیا کا کوئی کونا ایسا نظر نہیں آتا، جہاں کسی دانشور نے راہبری کے پھولوں سے ماحول کو نہ مہکایا ہو۔ ان تمام راہبروں میں ایک ایک راہبر کو لے لو! اور اپنے محبوب کریم ﷺ کی سنت کے آئینے کے سامنے رکھتے جاؤ! کہیں

marfat.com

قیادت ملے گی تو عبادت نہیں ملے گی..... ریاضت ملے گی تو خوئے دلنوازی سے دامن خالی ہو گا..... امانت ملے گی تو دیانت سے محرومی ہو گی..... محبت ملے گی لیکن امتیاز رنگ ونسل کا غازہ چپکا ہوا ملے گا..... کبر و نخوت کے پہاڑ نظر آئیں گے..... عجز وانکساری کی دولت کہاں نظر آئے گی..... ظلم و بربریت کے انہونے اور روحوں کو تڑپا دینے والے منظر ہوں گے..... لیکن جان کے دشمنوں کو لا تثریب علیکم الیوم کا مژدہ جانفزا سنانے والا کہاں ملے گا؟

اندھی راہوں کی مسافت کو بصارت مل گئی
ایسی مشعل دے گیا سرکار کا مسلک مجھے

خشکیوں پر ہزاروں رنگ سہی، لیکن مچھلیوں کو نہیں بھاتے۔ ان کے لئے چین صرف پانی میں ہے۔ اے بندۂ مومن! تیرے لئے بھی چین وسکون کا بہتا ہوا دھارا موجود ہے۔ منافق نہ بن! آپ پر ایمان لانے والا بن! منافق کا لفظ اگر دوزخ سے نہیں بنا تو اس میں دوزخ کا ذائقہ کیوں ہے؟ بندہ مومن کے لئے آداب معاشرت کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی، اللہ تعالیٰ کے محبوب، اسوہ کامل کے حسین وجمیل مرقع پاکیزہ زندگی کو مشعل راہ بنالے۔

کیا تمازت، دھوپ کیسی اور کہاں کی حدتیں
ان کا دامن تھام لو! پھر حشر تک سایہ بہت

حسن عمل کی پھوار سے پوری کائنات کو بھگو دینے والے محبوب کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حسن عمل پر نظر جما کر دیکھو! تجھے وہ کچھ ملے گا کہ پھر اس کے بعد کسی اور طرف دیکھنے کی حاجت نہ رہے گی۔ اس کے نام کا نشہ تجھے ہر نشہ سے بے نیاز کر دے گا۔ لیکن عورتوں اور غیر محرموں کے حسن وجمال عارضی میں گم رہنے والے اور خورد ونوش کے چکروں میں پھنسے ہوؤں کو اللہ تعالیٰ کی کاریگری دیکھنے کی توفیق کہاں ملتی ہے؟ تم قدرت کاملہ کی تخلیق میں کسی ادنیٰ اور چھوٹی سی چیز پر نظر جما کر دیکھو! کوئی عیب نظر نہ آئے گا۔ ثم ارجع البصر کرتین کا چیلنج آج بھی موجود ہے، تمہاری آنکھیں خائب وخاسر ہو کر لوٹ آئیں گی۔

لیکن اگر قدرت کے عظیم شاہکار کی طرف دیکھیں، جس تخلیق پر اسے ناز ہے..... جس کو ارادۂ پوری دنیا کیلئے مشـ قرار دے کر اور اپنی دلیل وبرہان دے کر بھیجا گیا ہو..... ذرا، اس کی سنت مبارکہ پر نظر ڈال! اگر کہیں بھوک جائے تو میں تیری نفرتوں کی پھنکار کے لئے حاضر ہوں۔

دل سوہنے دے نظارے کولوں رج واای نئیں
اوہدے ورگا تے سوہنا کوئی لبھدا ای نئیں
ایسی نقش ہوئی دل وچ تیری تصویر
ہن نظراں چہ سوہنا کوئی جچدا ای نئیں

انسان کتنا بد نصیب ہے کہ تن پروری کے شوق میں اپنی روح بھی فنا کر لیتا ہے۔ ہاں! اگر یہی انسان مظالم سے پاک ہو جائے تو آسمان سے زیادہ حسین وجمال ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو مظالم سے پاک کرنے کو ایک ہی تریاق پیدا کیا ہے۔ **ولو انهم اذ ظلموا انفسهم** جاؤک. جس نے سفاک عرب کو، جو معصوم بیٹیوں کو زندہ در گور کر کے پدری شفقت سے محرومی کی دلدل میں گرے ہوئے تھے، نکال باہر کیا اور انہیں دھو کر دودھ کی مانند کر دیا..... ذرا ذرا سی بات پر صدیوں تک تلواروں کو گرم خون کا نذرانہ پیش کرنا باعث فخر تھا۔ انہی کے دلوں میں ایسے چاند طلوع کیے کہ خود جاں بلب ہیں، لیکن العطش العطش کی آواز آتی ہے تو اپنے دکھ بھول جاتے ہیں..... اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں..... لیکن دوسرے بھائی کی پیاس کی شدت کی تلخی برداشت نہیں کر سکتے.....

عاشق صادق، معشوق کے دل میں گھر کر لیتا ہے اور اسی طرح خود معشوق بن جاتا ہے۔ موم آنسوؤں کی طرح پگھلتا ہے تو لو اور تیز ہو جاتی ہے۔ یہ سنت محبوب الٰہی کے دھارے ہیں، جن کی سنت سے آج ہم محروم ہو کر اغیار کی چکاچوند میں کھو گئے ہیں۔

اے نادان! اور شک وریب کی قبر میں اترتے ہوئے انسان! تو کب اس دنیا کے فراق کا فریب کھائے گا؟

marfat.com

دیکھ! غور کر! دنیا کے مصائب وآلام برداشت کرنا آسان ہیں کہ وہ اس دنیا کے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب ﷺ سے دوری کا عذاب تو دائمی ہے

اس ساری گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہاتھ گریبان میں ڈالنے سے چمکتا تھا۔ جس سے انکو یہ دکھانا مقصود تھا کہ اے موسیٰ! آپ جس نور کی تلاش میں طور پر گئے تھے، وہ نور تو خود آپکے اپنے اندر موجود ہے۔ ذرا گریبان میں ہاتھ ڈال کر تو دیکھیں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کلیم کی توجہ اپنے سینے اور گریبان کی طرف کراتا ہے تو اے مسلمان! اے بندہ مومن! کیا تجھے فطرت پکار پکار کر نہیں کہہ رہی: **این تبصرون** کدھر دیکھ رہے ہو؟ تم تو خود تماشا گاہ عالم بننے کے قابل تھے تو کجا بہر تماشا می روی؟ تم کس تماشے کو دیکھنے جا رہے ہو؟ اپنے پیارے اور من موہنے نبی ﷺ کا بچپن دیکھو! کہ دامن نچوڑ دیں تو فرشتے وضو کریں..... وہ ماں کی گود میں بھی دودھ شریک بھائی کا حق نہیں مارتے۔ تو آداب معاشرت کہاں سیکھنے جا رہا ہے؟

آداب معاشرت کا درس تو اس نے مکمل کر دیا، جس نے خود فرمایا: **انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق.** یعنی میں تو بھیجا ہی اس لئے گیا ہوں کہ معاشرتی، تہذیبی، اخلاقی، تمدنی اور تمام اصلاحی امور کا پردہ حسن جسے دیکھنے کے بعد کسی اور حسن کو دیکھنے کی طلب ہی نہ رہے، اس کی خامیوں کو بھی دور کر کے بام عروج و تکمیل تک پہنچانے آیا ہوں۔

اس کا لڑکپن ایسا پاکیزہ کہ اس کے حسن میں ڈوبنے کو ہر کسی کا جی چاہے..... جوانی ایسی کہ کوئی حرف نہ آئے..... بلکہ انہیں دیکھ کر شرم وحیا کا چہرہ تمتما اٹھے۔

ہماری تشنہ اور بھو کی تصویریں شیریں سمندر کی سطح پر ایسی دوڑ رہی ہیں جیسے خالی پیالہ سطح آب پر دوڑتا ہے۔ پیالہ جب تک بھرے گا نہیں تیرتا ہی رہیگا، بھر جائے گا تو ڈوب جائے گا۔ تیری پیاس کا پیالہ بھی اسی چشمہ صافی سے بھرے گا۔ تیرے کشکول کا خالی دامن بھرنے کے لئے اس سمندر کی گہرائی ہے۔ آیئے! سنت نبوی کے شیریں سمندر میں ڈوب جائیں۔

تو اس بات پر فریفتہ ہے کہ دنیا مریخ وثریا پر کمندیں ڈالنے لگی، سمندروں کی گہرائیوں سے خزانے لوٹنے لگی، دنیا چاند پر پہنچ گئی۔ اور ''وہ'' چودہ صدیوں سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے: ادھر آ میرے پاس! کہاں بھٹکتے پھرتے ہو؟ چاند پر پہنچنا اتنی بڑی حقیقت نہیں، چاند قدموں میں لانا بڑی بات ہے..... سمندروں میں غوطہ زنی میں کمال حاصل کرنا کمال نہیں، سمندروں میں گھوڑے دوڑا دینا کمال ہے..... دریاؤں کے بند باندھ دینا ترقی نہیں، خشک دریاؤں کو حکم دے کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چلنے پر مجبور کر دینا ترقی ہے..... جنگلوں کا صفایا کر دینا کیا کمال ہے؟ جنگلوں میں بسنے والے حشرات الارض اور موذی جانور تیری خاطر جنگل خالی کر دیں پھر کبھی اس طرف کو لوٹ کر نہ آئیں، یہ کمال ہے..... میری سنت، میرے طریقے، میرے انداز معاشرت میں سب کچھ ہے۔ دنیا بھی آخرت بھی۔

توہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاج تنگی داماں بھی ہے

از آدم تا آخر کتنے انبیاء کرام سلام اللہ علیہم تشریف لائے؟ ان سب کی زندگیوں میں محمد اور احمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اسم گرامی نقش ہے..... وہ سب کے سب اسی نور کے پرتو ہیں..... کیونکہ سو کا ہندسہ آئے گا تو اس میں ننانوے تو ضرور موجود رہیں گے..... ان تمام ننانوے روشنی کے میناروں، منارہ ہائے نور کی روشنیاں اور سارے نور اپنی جھولی میں ڈالے گنبد خضری کے مکیں تیرے لئے کھڑے ہیں..... کمان میں رکھا ہوا تیر سیدھا ہی رکھا جائے تو چلتا ہے اور مقصد بر لاتا ہے..... تیرے تو سارے تیر ہی ٹیڑھے ہیں..... اپنی نگاہ میں رکھا ہوا تیر گنبد خضری کے اشارے پر پھینک کر تو دیکھ! اگر سارا جہاں تیرا شکار نہ ہو جائے تو کہنا۔

ہر دو عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

marfat.com

150

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

محدث ہند سید محمد کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من ایاتنا انہ ھوالسمیع البصیر۔''

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو لے گیا اپنے بندے کو تھوڑی سی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گردا گرد ہم نے برکت دی ہے، تاکہ دکھائیں بندہ کو اپنی نشانیاں، بے شک وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

''قرآن مجید'' پارہ: 15، سورہ اسراء، آیت: 1۔

قرآن کریم کی یہ دو سطریں ہیں کہ آج تیرہ سو برس سے ہر زمانہ وصدی میں تفسیریں لکھی گئیں، مجلد کے مجلد تیار ہو گئے، مگر سچ یہ ہے کہ حق تفسیر ادا نہ ہو سکا۔

اعجاز قرآن دیکھو کہ واقعہ کی تصویر کشی، مخالفین کی نکتہ چینی کا دندان شکن جواب، موقع، اہتمام وغیرہ، کثیر مضامین کو، جن کیلئے ہمیں دفتر بھی کافی نہیں، چند لفظوں میں کہہ سنایا۔

آیئے! اور اس ازلی کلام کو دیکھئے جس میں 2 سطروں نے ہم کو دفاتر سے مستغنی کر دیا ہے اور روحانیت بھرے دلائل سے واقعہ کی صورت کو بے حجاب فرما دیا ہے۔ فرمایا:

''سبحان'' یعنی پاک ہے۔

اللہ اللہ کیا شان اعجاز قرآن ہے کہ مولیٰ تبارک و تعالیٰ کے تمام صفات کمالیہ سے منتخب فرما کر، یہاں لفظ ''سبحان'' فرمایا گیا ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ مسئلہ معراج پر تقریر کرنے سے پہلے اس مضمون کا عنوان ''سبحان'' قرار پایا ہے۔

بات یہ ہے کہ ''سبحان'' کا مادہ عربی قاعدہ سے ''س ب ح'' ہے اور لغت میں اسکے معنی میں تیز رفتاری داخل ہے۔ اہل عرب ''سبح، سبوحا'' اس وقت کہتے ہیں کہ جب گھوڑا تیزی سے دوڑتا ہوا نکل جائے۔

''سبحان'' کی سرخی نے بتا دیا کہ آئندہ جو مضامین بیان ہوں گے ان میں کسی خاص تیز رفتاری کا ذکر ہو گا، اسی مقام پر بیان کی جانے والی تیز رفتاری کے امکان کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لہذا فرمایا:

''الذی اسری'' یعنی جو لے گیا۔

لفظ ''لے گیا'' کے لئے عربی میں ''اذہب اور ذھب'' کثیر الاستعمال ہے اور قرآن کریم میں جابجا یہ لفظ آیا ہے لیکن اس کو ترک فرما کر لفظ ''اسری'' اس جگہ پر فرمایا گیا ہے۔

بات یہ ہے کہ ''اسری'' اور ''اذھاب'' یا ''ذھاب'' میں ایک باریک لغوی فرق ہے، یعنی اگر لے

marfat.com

جانے والا خود بھی ساتھ ہے تو ''اسری'' کہا جاتا ہے اور ''اذھاب'' وغیرہ میں یہ ضروری نہیں۔ یہاں بتایا گیا ہے کہ سفر معراج میں قدرت کی زبردست طاقت ہمراہ تھی اور لے جانے والا جانے والے کے ساتھ تھا۔

اگر تم قدرت کی زبردست آزادی اور اس کے نت نئے نرالے جلوے اور انوکھے مظاہرے کو جانتے بوجھتے محسوس کرتے ہو تو بلاشبہ تیز رفتاری کے مسئلہ کا امکان بلکہ وقوع اسی ایک لفظ سے ہو گیا۔ ورنہ مجھے اجازت دی جائے کہ آپ کو کسی مشہور ڈاکٹر یا تجربہ کار حکیم کے پاس جانے کا مشورہ دوں۔ کیا دنیا میں ایسا کوئی بھی عقلمند انسان ہے کہ کمزور انسان سے امید رکھتے ہوئے (کہ موجودہ تیز رفتار چیزوں سے زیادہ تیز رفتار چیز بھی بنا سکتا ہے) قدرت کو ایسا معاذ اللہ لولہ لنگڑا سمجھتا ہے کہ اس سے غیر معمولی رفتار کی خلقت سے مایوس ہے؟ اگر کوئی ایسا ہے تو مجھے اسکو انسان کہنے میں بہت تکلف ہے!!!

مسئلہ وقوع تیز رفتاری کے کامل حل کیلئے تین باتوں کی ضرورت ہے:

اول معلوم ہو جائے کہ تیز رفتار کون تھا؟ بترتیب بتایا گیا ہے کہ ''بعبدہ'' یعنی اپنے بندے کو۔

آؤ! آؤ! روحانی معراج کے سرمایہ داروں کا جائزہ لو اور دیکھو کہ قرآن ان کو کتنے پانی میں بتاتا ہے؟ پوچھو! اور ہاں ہاں ضرور پوچھو کہ ''عبد'' کس کو کہتے ہیں؟ کیا بندہ سے مراد روح ہے؟ ہاں نہ کہنا۔ ورنہ تمہارا نوکر ہر کام میں کہہ دے گا کہ بندہ نواز! روح بازار میں کام کرنے گئی ہے، میرا جسم خدمت نہیں کر سکتا بندہ نے نوکری تو کی ہے مگر آپ تو خود کہتے ہیں کہ بندہ روح کا نام ہے۔

پھر کیا جسم لفظ بندہ سے مراد ہے؟ ہرگز نہیں، ورنہ موت کے بعد بھی نعش سے مالک کام کی فرمائش کرے گا اور عدم تعمیل کے جرم میں سزا دیا کرے گا۔

سلیم طبیعتیں سمجھ گئیں کہ ''عبد'' یعنی بندہ یا نوکر، ان الفاظ کا اطلاق جسم مع روح پر ہے اور یہی صورت مشکلات کو دفع کرتی ہے۔ قرآن کریم کے ایک لفظ نے ظاہر فرمایا کہ معراج کا سفر نہ خواب وخیال تھا، نہ جنازہ برداری، بلکہ معراج والے آقا جسم وروح دونوں کے ساتھ مرتبۂ قرب پر فائز ہوئے تھے۔ صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ.

مدت سفر ظاہر فرمانے کیلئے ارشاد ہوتا ہے:

''لیلاً'' تھوڑی رات میں۔

عربی زبان میں ''لیلاً'' نکرہ ہے اور اس کے معنی میں کمی وقت کی شان پائی جاتی ہے۔ اس لفظ نے جہاں قلت وقت کو صاف بیان کر دیا ہے، وہاں مدعیانِ معراجِ روحانی پر دوسرا قہر یہ ڈھایا ہے کہ اگر روح کی تیز رفتاری کو اس واقعہ سے تعلق ہے تو تھوڑی سی رات میں یہ کون سا عجب واقعہ ہے، جس کے بیان میں ایک ایک لفظ میں ہزاروں اہتمام رکھے گئے ہیں۔ دنیائے خواب اور عالم تصور میں روح اتنی مسافت طے کرتی رہتی ہے، جس کے بیان کی قلت کے لیے ''لیلاً'' کا لفظ بھی کافی ہے اور جس کی مقدار وہی فلسفہ کا ''جزلایتجزی'' ہے۔ کیا قرآن کریم کو کلام الٰہی مانتے ہوئے لفظ ''لیلاً'' سے روحانی معراج کی تائید کرانا اس معجزہ نما کلام مقدس سے مضحکہ (مذاق) نہ سمجھا جائے گا؟

احادیث صحیحہ نے ''لیلاً'' کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ واپسی پر زنجیر مبارک متحرک اور بستر شریف گرم تھا

marfat.com

باقی رہا یہ مرحلہ کہ مسافت سفر کتنی تھی، اس کے متعلق کہا گیا:

"من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی"

ترجمہ: مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

مسجد حرام مکہ معظمہ کا دوسرا نام ہے اور اس پر عامہ اہل اسلام کا اتفاق ہے اور مسجد اقصیٰ جمہور کے نزدیک "بیت المقدس" سے تعبیر ہے، لیکن محققین کا ایک مقدس گروہ مسجد اقصیٰ کا دوسرا ترجمہ کرتا ہے۔ ان کے نزدیک مسجد کا معنی "مقام سجود" ہے اور اقصیٰ کا ترجمہ "منتہی" ہے، یعنی وہ منتہائے مقام سجود جس کے بعد مکان، عالم امکان میں غیر موجود ہے اور ایسا مقام عرش اعظم ہے۔

اس تحقیق پر مقدار مسافت مکہ سے شروع ہو کر عرش اعظم پر ختم ہوتی ہے۔ اس کی تائید میں آگے کے یہ الفاظ پیش کیے جاتے ہیں "الذی بارکنا حولہ" وہ مسجد اقصیٰ جس کے گرداگرد ہم نے برکت دے رکھی ہے۔

کہتے ہیں کہ مسجد "بیت المقدس" کی برکت و عظمت پر ایمان ہے، لیکن اس کے گردو پیش کے برکات منصوص نہیں ہیں اور عرشِ اعظم کے گرد مقربین ملائک کی جبہ سائی، انوار و برکات کی کثرت شریعت نے ظاہر فرمادی ہے۔ لہذا اس مقام پر مسجد اقصیٰ عرش اعظم کا مرادف ہے

یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ مسجد اقصیٰ سے اس مقام پہ یقیناً عرش اعظم ہی مراد ہے اور نہ ہی محققین کا ارشاد ہی محض بے بنیاد ہے، لیکن اتنے حصہ پر اجماع ہے کہ مسجد حرام سے بیت المقدس تک کا سفر منطوق ہے اور سفر کے اتنے حصے سے انکار کرنا صریحاً بے دینی ہے۔ بقیہ سفر کو بھی

قرآن کریم نے دوسری جگہ ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے:

"دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی."

ترجمہ: "قریب ہوئے تو نزدیک پہنچے، پس د کمانوں کی مقدار تھی، بلکہ اس سے زیادہ قریب ہوئے۔"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 27، سورہ نجم، آیت: 7,8.

جمہور ائمۂ اسلام نے (جن کے خلاف کہنا خ جہالت اور خرق اجتماع ہے) اس آیۂ کریمہ سے حضور سید عالم ﷺ کا آسمانی سفر مراد لیا ہے۔ چنانچہ اسی سلسلہ کلام میں اس عبد مقدس (روحی لہ الفداء) کا تذکرہ (جس کے سفر معراج کی تصویر کشی قرآنی، تم ابھی پڑھ چکے ہو) یوں فرمایا ہے:

"فاوحی الی عبدہ ما اوحی."

ترجمہ: "پس سکھایا اپنے بندے کو جو کچھ سکھایا"

حوالہ: "قرآن مجید" پارہ: 27، سورہ نجم، آیت: 10.

اللہ اللہ کیا وجد میں لانے والا ارشاد ہے، یعنی قادر مطلق کے اختیار و قدرت اور حضور اقدس ﷺ فداہ ابی و امی کی استعداد و قابلیت کا تصور کرو اور خود سمجھ لو کہ مالک نے کتنے علوم دیے ہوں گے اور محبوب نے کس قدر زیور علم سے اپنے آپ کو آراستہ کیا ہو گا۔ حضور ﷺ کے وفور علم کے منکرین یا تو قادر کی قدرت پر ایمان نہیں رکھتے یا سرکار ﷺ میں قابلیت واستعداد کی نسبت کو کمزور جانتے ہیں۔ **فلاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم !**

خوب کہا ہے۔

لکھے نہ پڑھے جناب والا
شاگرد رشید حق تعالیٰ

بات دور جا پڑی، کہنا صرف اسقدر تھا کہ ایک

marfat.com

طرف لفظ ''عبد'' کو دونوں آیتوں میں یاد رکھو، دوسری طرف احادیث شہیرہ وصحاح مروجہ پیش نظر رکھو تو آسمانی معراج کے منکرین پر ضلالت کا فتویٰ ائمۂ اسلام کی حق پسندی پر مبنی ہے۔

کسی سفر نامہ کی تکمیل، جب تک غایت سفر بیان نہ کر دی جائے، ناقص ہے۔ قرآن کریم نے انہیں دو سطروں میں اس کو بھی واضح کر دیا ہے اور فرمایا ہے:

''لنریه من آیاتنا''

ترجمہ: ''تا کہ دکھائیں ہم اس بندہ کو اپنی نشانیاں۔''

عربی قاعدہ کی رو سے آیات جمع ہے اور ضمیر متکلم کی جانب مضاف ہے اور اصول میں مبرہن ہو چکا ہے کہ ایسی صورت میں استغراق کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اور لفظ ''من'' کا یہاں بمعنی بعض ہونا غیر معقول ہے۔ اس بنا پر آیۂ کریمہ کا منشأ یہ ہوا کہ سفر معراج تمام قدرتی نشانیوں کے مشاہدہ کے لئے تھا۔

گزشتہ اوراق کے اس مضمون کو یاد کرو کہ جناب اقدس ﷺ کے علوم میں جہاں اس بلند و بالا سرکار ﷺ کی کامل و اکمل قابلیت کو دخل ہے، وہاں قدرت قادر مطلق کامل واکمل (جل وعلا) کا ظہور ہے اور جس طرح قدرت کیلئے تعلیمی نقصان عیب ہے جبکہ تعلیم کا ارادہ ہو، اسی طرح طریقۂ تعلیم کی کمزوری بھی نازیبا ہے۔ لہذا وحی سے زیادہ قوی طریقہ اختیار کیا گیا اور ما کان و مایکون کا مشاہدہ کرا دیا گیا، جو اعلیٰ ترین طریقۂ تعلیم ہے اور اسی مشاہدہ ومعائنہ کے لئے وہ اہتمام کیا گیا، جس کو لکھنا مضمون کو دہرانا ہے۔

ختم مضمون پر ارشاد ہوتا ہے:

''انه هو السميع البصير.''

ترجمہ: ''بے شک وہ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔''

اس ارشاد کا انداز بھی عجیب وغریب ہے۔ ''انه'' میں ضمیر ہے، جس کا مرجع یا تو لفظ ''عبد'' ہے یا سبحان الذی میں لفظ ''الذی'' ہے۔ اور ہر اعتبار سے معنی جداگانہ ہیں اور صحیح محمل پر ہیں اور ایسی حالت میں ''اصولیین'' کے نزدیک دونوں معنی معتبر ومنصوص ہوتے ہیں، اگر مرجع لفظ ''عبد'' ہے اور اس شق کو ترجیح قرب کے سلسلے سے حاصل ہے تو آیت کا ترجمہ ہوگا:

''بیشک وہ بندہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''

اس خاتمۂ بیان میں مدعیان معراج روحانی کی مزید خبر گیری ہے کہ یہ سفر مجموعۂ روح وجسم کا ہوا، تو سکتہ وغفلت کا بھی اس میں شائبہ نہ تھا، بلکہ مسافر نواز، معراج والا آقا آواز کو سنتا اور ہر مرئی کو دیکھتا جاتا تھا۔ صلوات الله وسلامه عليه وعلى آله واصحابه اجمعين.

اور اگر مرجع ضمیر ''الذی'' ہے تو معنی یہ ہوئے:

''بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا، دیکھنے والا ہے۔''

اور اس کو تمام انداز قرآنی سے ترجیح ہے۔

جن لوگوں کو تلاوت قرآن کریم کا فہم معنی کے ساتھ شرف حاصل ہے، ان [illegible] اس فقرہ میں اگر مضامینِ سابقہ کے اعتبار سے اجنبیت معلوم ہو تو مقام تعجب نہیں ہے۔ قرآن کا طریقۂ بیان ہے کہ جس مقام پر جس واقعۂ واحکام وغیرہا کو بیان کیا ہے اور اس موقع پر حضرت حق (جل وعلا) کی جس صفت کمال کا تعلق ہے، اسی صفت سے مولیٰ تعالیٰ کی صفت کی جاتی ہے۔

marfat.com

اس انداز کلام کا تقاضہ تھا کہ واقعۂ معراج کے بعد قدرت مطلقہ کا بیان ہوتا اور فرمایا جاتا:

''واللہ علی کل شی قدیر.''

ترجمہ: ''اور اللہ ہر چاہت پر قادر ہے۔''

لیکن اس صفت کو ترک فرما کر صفت سمع وبصر کو بیان کرنا، جس کو واقعۂ معراج سے بظاہر کوئی تعلق نہیں، ظاہر بین نگاہوں میں بالکل اجنبی ہے۔ فرمان کے اس ٹکڑے کا ذوق حاصل کرنے میں آپ کو جانبازانِ عشق کے آستانہ پر حاضری کی تکلیف دوں گا اور سرمستان بادۂ وحدت کی نیازمندی کی طرف دعوت دوں گا۔

ہاں ہاں! کیا آپ کا دل محبت سے خالی ہے؟ کیا آپ نے مجازی محبت کا مزا بھی نہیں چکھا؟ محروموں سے بحث نہیں۔ ورنہ اقل درجہ باپ اور بیٹے، ماں اور فرزند کی محبت کا تماشا کون ہے، جو رات دن نہیں دیکھتا؟ اگر تم کو کبھی اس منظر کا لطف حاصل ہوا ہے کہ پیارا فرزند یا کوئی محبوب سفر کر رہا ہے اور چاہنے والے آنے والے فراق کے زمانے اور ستانے والی جدائی کی گھڑیاں یاد کرکے آبدیدہ ہو کر کہہ پڑتے ہیں کہ:

''اے مسافر! جا بخیریت، جا اللہ تیرا محافظ و نگہبان ہے، تجھے خدا کو سونپا، جو تیری بات کا سننے اور دیکھنے والا ہے''

تو تم کو اس جملہ کا صحیح مطلب کھل جائے گا کہ سفر معراج درپیش ہے، رات کا وقت ہے، اعزاء و اقرباء موجود نہیں ہیں، احباب سو رہے ہیں، کون الوداعی اڈریس پڑھے؟ کون رخصتی کے کلمات کہے؟ کون خدا حافظ و نگہبان کہے؟ اس وقت کا سفر بھی طویل ہے، راستہ دیکھا نہیں ہے، منزلیں نامعلوم ہیں، مسافت کا پتہ نہیں، ہمراہی غیر جنس ہیں، ماں باپ ہوتے تو فال نیک کے کلمات بولتے، اعزاء و اقرباء ہوتے تو باطمینان رخصت کرتے، احباب ہوتے تو رفاقت ہی کرتے۔ ایسے وقت ازلی محبت کے دریا میں جوش پیدا ہوتا ہے اور اس کی ایک ایک لہر پکار پکار کر کہہ رہی ہے:

''اے مسافر زمین و آسمان مبارک ہو انہ ھو السمیع البصیر. گھبراؤ نہیں! تمہارا چاہنے والا وہی مولیٰ تمہارا نگہبان و حافظ ہے۔ تمہاری ہر بات کا سننے والا اور ہر کام کو دیکھنے والا ہے۔''

یہ کارخانۂ محبت کا جلوہ ہے کہ خود بلاتے ہیں، اپنے ساتھ لے جاتے ہیں، اپنے پاس لے جاتے ہیں، خود رخصت کرتے ہیں اور خود ہی میزبان بھی ہیں۔ یعنی آسمانی سفر میں ہر آسمان پر جشن استقبال، درجات جنت و طبقات دوزخ کا معائنہ، جبریل علیہ السلام کی رفاقت کا قطع ہونا، رحمت و جلال کا ابھار، ہیبت و جلال کا رعب، قرب خاص، شفاعت امت کامل، وصال، راز و نیاز، عطائے خلعت، فرضیت نماز و روزہ وغیرہ ہر عنوان مبسوط تحریر کا متقاضی ہے اور قصیدۂ معراجیہ حضور امام اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے طول تحریر سے مستغنی کر دیا ہے۔

کس شان سے دو جہاں کا سرور — پہنے ہوئے حلۂ منور
کھولے ہوئے گیسوئے معنبر — باندھے ہوئے شملۂ معطر
با زینت و جاہ شوکت دفتر — گھوڑے پہ چلے سوار ہو کر
اور لیس مقیم چرخ اخضر — بولے کہ قسیم حوض کوثر
گر بسر و چشم من نشینی — نازت کشم کہ نازنینی

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ!
الصلوۃ والسلام علیک یا نبی اللہ !!

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اھلسنت

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆ پیر عثمان افضل قادری ☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سوال:

حقانیت اہلسنت وجماعت قرآن وسنت سے ثابت کریں؟

جواب:

خالق دوجہاں ارشاد فرماتے ہیں:

''وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا.'' (1)

ترجمہ: ''اور جو شخص رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی مخالفت کرے راہ حق واضح ہونے کے بعد، اور طریقۂ مؤمنین کے علاوہ کسی اور راستے کی پیروی کرے، تو ہم اسے پھرنے دینگے جس طرف وہ پھرے۔ اور (آخر کار) اسے جہنم میں ڈال دیں گے، اور نہایت بُرا ہے وہ ٹھکانا۔''

غور کریں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العالمین نے طریقۂ نبوی ﷺ یعنی ''سنت'' اور طریقۂ مؤمنین یعنی ''جماعت'' کی مخالفت کرنے والوں کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ اور طریقۂ نبوی کی موافقت کرکے ''اہلسنت''، اور جماعت مؤمنین جس کی مصداق اول جماعت صحابہ ہے، کے راستے کی پیروی کرکے ''اہل جماعت'' بننے کا تقاضا کیا ہے۔ اور یہ تقاضا اہلسنت وجماعت کے حق ہونے پر روز روشن کی طرح دلالت کررہا ہے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ رب العالمین روز قیامت کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

''يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ ط فَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ، فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ. وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.''

ترجمہ: ''جس دن سفید روشن ہوں گے کچھ چہرے، اور سیاہ تاریک ہوں گے کچھ چہرے۔ تو جن کے چہرے سیاہ تاریک ہوں گے، (ان سے کہا جائیگا) کیا تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد کفر بکا؟ تو چکھو عذاب، بدلا اپنے کفر کا۔ لیکن وہ لوگ جن کے چہرے سفید روشن ہوں گے، وہ اللہ تعالی کی رحمت میں ہوں گے۔ اور وہ ہمیشہ اس میں (خوشحال) رہیں گے۔'' (2)

صحابی رسول سیدنا ابو سعید خدری اور صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ (درج بالا) آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، پھر فرمایا:

''تَبْيَضُّ وُجُوْهُ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهُ اَهْلِ الْبِدَعِ وَالْاَهْوَاءِ.''

ترجمہ: ''سفید روشن ہوں گے اہلسنت وجماعت کے چہرے، اور سیاہ تاریک ہوں گے بدمذہبوں اور خواہش نفس کے پیروکاروں کے چہرے۔'' (3)

marfat.com

ملاحظہ کیجئے! رسول اللہ ﷺ نے صراحتاً ''اہلسنت وجماعت'' کا نام بیان فرما کے واضح کردیا کہ ''اہل سنت وجماعت'' ہی ''جنتی گروہ'' ہے اور قیامت کے دن انہی کے چہرے روشن اور چمکدار ہوں گے۔ جبکہ مخالفین اہل سنت وبدمذاہب کے چہرے سیاہ کالے ہونگے۔

چنانچہ دوسری حدیث مبارک میں ارشاد ہے:

" تفترق امتی علی ثلاث و سبعین فرقة، کلهم فی النار الاملة واحدة. قالو: من هی یا رسول الله ﷺ؟ قال ما انا علیه و اصحابی."

ترجمہ: ''میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، تمام فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک گروہ کے۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ نجات پانے والا گروہ کون سا ہوگا؟ ارشاد فرمایا جو میری سنت اور میرے صحابہ کی جماعت کا پیروکار (یعنی اہل سنت وجماعت) ہوگا۔'' (4)

ایک اور روایت میں ہے:

صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کونسا گروہ ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے واضح طور پر رہنمائی فرمادی:

''اَهْلُ السنةِ وَالْجَمَاعة.''

ترجمہ: ''وہ اہل سنت وجماعت ہونگے۔''(5)

اسی لئے۔۔۔

اس وقت سے لیکر اب تک سچے مسلمانوں، اہل حق اور اہل جنت کیلئے ''اہل سنت وجماعت'' کا لفظ بولا جاتا ہے۔ لہذا واضح ہوگیا کہ

''اہلسنت وجماعت'' مسلمانوں میں پیدا ہونے والے گمراہ فرقوں کے مقابلے میں اہل جنت یعنی سچے اور اصلی مسلمانوں کا نام ہے، جو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے، تاکہ اہل حق فرقہ وارانہ گروہوں سے ممتاز ہو جائیں۔

لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں
اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

آخری بات:

''صحیح مسلم'' میں ہے:

" لَمْ يَكُوْنُوا يَسْئَلُوْنَ عَنِ الْإِسْنَادِ. فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ قَالُوْا سَمُّوْا لَنَا رِجَالَكُمْ فَيُنْظَرُ اِلىٰ اَهْلِ السُّنَّةِ فَيُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ، وَيُنْظَرُ اِلىٰ اَهْلِ الْبِدَعِ فَلَايُؤْخَذُ حَدِيْثُهُمْ."

ترجمہ: ''محدثین اسناد کے بارے میں کچھ نہ پوچھا کرتے تھے۔ تو جب بدمذہبوں کا فتنہ اٹھا تو محدثین نے کہا ہمیں اپنے راویوں کے نام بتاؤ تاکہ غور کیا جائے کہ اگر وہ ''سنی'' ہیں تو انکی حدیث قبول کی جائے، اور اگر بدمذہب ہیں تو ان کی حدیث مسترد کی جائے۔'' (6)

تو قرآن پاک اور حدیث مبارکہ کے درج بالا دلائل سے روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ جنتی فرقہ اور مذہب حق ''اہلسنت وجماعت'' ہی ہے۔

حوالہ جات

حوالہ:1 "قرآن مجید" پارہ 5، سورہ نساء، آیت 115.
حوالہ:2 "قرآن مجید" سورہ العمران، آیت 106-107.
حوالہ:3 "تفسیر در منثور" امام جلال الدین سیوطی، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 63.
حوالہ:4 "جامع ترمذی" کتاب الایمان، باب ماجاء فی افتراق هذہ الامة، حدیث 2565، جلد 2، صفحہ 93.
حوالہ:5 "احیاء علوم الدین" امام محمد بن محمد غزالی رحمة اللہ علیہ، جز نمبر 3، صفحہ نمبر 275.
حوالہ:6 "صحیح مسلم" مقدمہ، باب بیان ان الاسناد من الدین الخ، جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 11.

marfat.com

سوال:
شرعاً کوئی ایسا طریقہ جس سے دور دراز بیٹھے لڑکے اور لڑکی کا نکاح کیا جاسکے؟

جواب:
نکاح کے جائز ہونے کیلئے یہ چیز ضروری ہے کہ فریقین (یعنی لڑکا اور لڑکی دونوں) شرعی گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کریں۔ (یہ ایجاب و قبول یا تو دونوں بالمشافہ گواہوں کے سامنے کریں یا پھر ایک خود، اور دوسرے (غائب) کا وکیل گواہوں کے سامنے کریں)۔

لیکن اگر گواہوں کے سامنے ایجاب یا قبول نہ ہو تو پھر نکاح منعقد نہیں ہوتا۔ حدیث مبارک میں ہے:

"لانکاح الا بشهود."

ترجمہ: ''گواہوں کے بغیر نکاح نہیں''(7)

تو چونکہ ٹیلی فون پر نکاح کی صورت میں لڑکا اور لڑکی مختلف جگہ پر ایجاب و قبول کرتے ہیں اور ان میں سے ایک کا ایجاب یا قبول مجلس نکاح میں موجود دو گواہوں کے سامنے نہیں ہوتا۔ اور وہ دونوں گواہ شرعاً و قانوناً اس غائب کے ایجاب یا قبول کی گواہی بھی نہیں دے سکتے۔ اس لیے مذکورہ بالا شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے نکاح منعقدہ نہ ہوگا۔ اور اگر خدانخواستہ وہ ایسا کر بھی لیتے ہیں تو بھی وہ دونوں شرعی طور پر ایک دوسرے کیلئے اجنبی ہیں۔ نیز اس صورت میں دھوکہ اور فریب کا احتمال بھی موجود ہے۔

شرعی نکاح کی صورت یہ ہوگی کہ لڑکا یا لڑکی جو دور ہے وہ خط یا ٹیلی فون کے ذریعے کسی شخص کو اپنا وکیل برائے نکاح بنالے، اور وہ وکیل غائب کی طرف سے ایجاب یا قبول کرے اور یہ ایجاب اور قبول حسب دستور دو گواہوں کے سامنے مجلس نکاح میں ہو اور حاضر خود ایجاب یا قبول کرے تو پھر یہ نکاح منعقد ہو جائے گا۔

چنانچہ ''مبسوط سرخسی'' میں ہے:

''اگر غائب کسی حاضر شخص کو وکیل بنادے اور وہ وکیل لڑکی کا نکاح اس غائب شخص سے کردے تو نکاح صحیح ہے۔ الخ

اسکی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے نجاشی کی طرف خط لکھا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام دیا اور نجاشی نے آپ سے حضرت ام حبیبہ کا نکاح کردیا۔'' (8)

حوالہ جات

حوالہ:7 "نصب الرايه" حافظ جمال الدين محمد عبد الله ذيلعي، جلد نمبر 3، صفحه نمبر 167، طبع هند.

حوالہ:8 "مبسوط سرخسي" شمس الائمه علامه محمد بن احمد سرخسي، جلد 5، صفحه: 31، بيروت.

سوال:
رسول اللہ ﷺ کی وراثت کس کو ملی؟

جواب:
اصول کافی جلد نمبر 1، صفحہ نمبر 44 طبع جدید تہران ایران (9) میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ اپنے آباءِ کے طریق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علماءِ حق انبیا کرام علیہم السلام کے وارث ہیں۔ بے شک انبیاء کی میراث درہم یا دینار نہیں ہوتے، بلکہ اُن کی وراثت علم و حکمت ہوتی ہے۔ تو جس نے اُس میں سے کچھ پایا وہ بڑا صاحب نصیب ہوا۔''

marfat.com

سوال:

دوران سفر دو نمازیں ایک وقت میں پڑھنا کیسا ہے؟

جواب:

ادا نماز کیساتھ پچھلی نمازیں جتنی چاہیں قضا کرسکتے ہیں جب کہ کوئی شرعی عذر لاحق نہ ہو۔ لیکن ادا نمازیں ایک وقت میں اکٹھی نہیں کرسکتے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ان الصلوة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا"

ترجمہ: ''بے شک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقتوں میں فرض ہے۔'' (10)

لہذا وقت سے پہلے نماز پڑھنا صحیح نہیں۔ مگر حاجیوں کیلئے عرفہ کے دن جبکہ وہ بڑے امام کے پیچھے نماز پڑھیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں صراحتاً ہے:

''عن عبد الله قال كان رسول الله ﷺ يصلى الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات.''

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ اور عرفات کے علاوہ نماز اسکے وقت پر ادا فرماتے تھے۔'' (11)

ہاں! حقیقتاً جمع کرنے کی بجائے اگر صورتاً جمع کرلیا جائے، جیسے ظہر کے آخری وقت میں نماز ظہر اور عصر کے شروع وقت میں نماز عصر ادا کرلی جائے یا پھر مغرب کے آخری وقت میں نماز مغرب اور عشا کے آخری وقت میں نماز عشا ادا کی جائے تو یہ درست ہے۔

چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

''كان رسول الله ﷺ فى السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء.''

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سفر میں نماز ظہر مؤخر فرماتے اور عصر کو مقدم۔ اور نماز مغرب مؤخر فرماتے اور عشاء کو مقدم فرماتے۔'' (12)

''آثار السنن'' میں امام محمد بن علی النیموی نے پہلی حدیث کو صحیح اور دوسری کو حسن قرار دیا ہے۔ (13)

حوالہ جات

حوالہ10: "قرآن مجيد" پاره 5، سوره نساء، آيت 103.

حوالہ 11: "سنن نسائی" كتاب مناسك الحج، باب الجمع بين الظهر والعصر، بعرفة، حديث نمبر 2960.

حوالہ12: ''مسند احمد'' جلد: 6، صفحه: 135. وطحاوى شريف، جلد: 1، صفحه: 113. ومستدرك حاكم.

حوالہ 13: "آثار السنن" للعلامة الاجل، والمحدث الاكمل، محمد بن على النيموى، صفحه: 519.

سوال:

بینک ڈرافٹ اور منی آرڈر کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:

رقوم کی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی کیلئے بینک ڈرافٹ، منی آرڈر اور چک وغیرہ کا استعمال جائز ہے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بارے میں ثابت ہے کہ وہ مکہ میں تاجروں سے نقد قرض لے لیا کرتے تھے اور کوفہ اور بصرہ میں ادائیگی کا تحریری وثیقہ لکھ دیتے تھے۔ (15،14)

حوالہ جات

حوالہ16: "المبسوط" جلد 14، صفحه نمبر 36 و37.

حوالہ17: "فتاوى ابن تيميه" جلد: 19، صفحه: 1-530.

marfat.com

محبت رسول ﷺ، قائداعظم محمد علی جناح اور تحریک پاکستان میں روحانی امداد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کی سرزمین ایک خطے کا نام نہیں بلکہ نظریے اور تحریک کا نام ہے۔ مدینہ منورہ کی اسلامی مملکت کے بعد پاکستان دنیا کی واحد اسلامی مملکت ہے جو ایک اسلامی نظریہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آئی۔ محمد علی جناح نے لندن میں موجود چار یونیورسٹیوں میں سے لنکن ان یونیورسٹی میں صرف اس لئے داخلہ لیا تھا کہ اس جامعہ میں ایک بورڈ پر دنیا کے بڑے بڑے قانون دانوں کے ناموں کی فہرست میں حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی پہلے نمبر پر تھا۔ یہ عشق نبی کی سیڑھی کا پہلا زینہ تھا جو محمد علی جناح نے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے آغاز پر طے کیا۔ اسی دن انہوں نے محبت رسول ﷺ کی غلامی کا پٹہ ڈال لیا تھا۔

سید صابر حسین بخاری نے اپنی کتاب ''بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں قائداعظم'' میں ایک ایمان افروز واقعہ تحریر کیا ہے کہ جب قائداعظم نے برصغیر کی سیاست سے دلبرداشتہ ہو کر انگلستان میں سکونت پذیر ہونے کا فیصلہ کیا تو بہت سے مسلمان اکابرین نے انہیں واپسی کے خطوط لکھے اور ملاقاتیں کیں مگر وہ واپس آنے پر راضی نہ ہوئے۔ پھر ان کے ساتھ عجیب و غریب واقعہ پیش آیا جس کے بعد وہ فوری طور پر واپس آنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اس بارے میں محمد علی جناح نے اپنے ایک قریبی ساتھی کو بتاتے ہوئے کہا کہ میں لندن میں اپنے فلیٹ پر سویا ہوا تھا رات کا پچھلا پہر ہو گا میرے بستر کو کسی نے ہلایا میں نے آنکھیں کھولیں ادھر ادھر دیکھا مجھے کوئی نظر نہ آیا میں سو گیا میرا بستر پھر ہلا میں نے دوبارہ ادھر ادھر دیکھا سوچا شاید زلزلہ آیا ہو۔ کمرے سے باہر نکل کر دوسرے فلیٹوں کا جائزہ لیا تمام لوگ محو استراحت تھے میں کمرے میں آکر بستر پر سو گیا۔ کچھ ہی دیر گزری تھی کہ تیسری بار پھر کسی نے میرا بستر زور سے ہلایا۔ میں ہڑبڑا کر اٹھا پورا کمرہ خوشبو سے معطر تھا میں نے فوری طور پر محسوس کیا کہ ایک غیر معمولی شخصیت میرے کمرے میں موجود ہے۔

میں نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آگے سے جواب آیا: میں تمہارا پیغمبر محمد (ﷺ) ہوں! میں جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا، دونوں ہاتھ باندھ لیے اور سر جھکا لیا۔ فوراً میرے منہ سے نکلا: آپ پر سلام ہو میرے آقا ﷺ! ایک بار پھر وہ خوبصورت آواز گونجی کہ

''برصغیر کے مسلمانوں کو تمہاری ضرورت ہے میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تحریک آزادی کا فریضہ انجام دو میں تمہارے ساتھ ہوں تم بالکل فکر نہ کرو تم اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔''

میں ہمہ تن گوش تھا صرف اتنا کہہ پایا:

''آقا ﷺ آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔''

یہ عظیم واقعہ انگلستان سے محمد علی جناح کی واپسی کا باعث بنا۔ یہ تمام گفتگو انگریزی میں ہوئی۔

marfat.com

1934ء میں محمد علی جناح نے واپس آ کر مسلم لیگ کی باگ ڈور سنبھالی اور چند ہی سال میں اسے ایک مضبوط منظم سیاسی جماعت بنادیا۔

صاحبزادہ سید نصیر الدین گولڑوی فرماتے ہیں کہ میرے دادا محترم بابوجی کو دوسرے کئی علماء اور مشائخ کی طرح قائداعظم کی غیر شرعی شخصیت اور اسلام کے نام پر ایک خطہ کا حصول قدرے کھٹکتا تھا۔ اس دوران آپ اجمیر شریف تشریف لے گئے وہاں ایک دن ایک مخلص شخص نے آپ سے عرض کی کہ حضرت میں نے رات سرکار دوعالم ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل کیا تھا آپ کے سامنے میز پر فائل پڑی تھی۔ چند لمحے بعد ایک سوٹڈ بوٹڈ شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس کو وہ فائل دے کر فرمایا کہ یہ پاکستان کی فائل ہے۔ اسی دن اخبار کے صفحہ اول پر محمد علی جناح کی تصویر دیکھ کر اس شخص نے حضرت بابوجی سے کہا کہ یہی وہ شخص جسے رات میں نے خواب میں حضرت رسالت مآب ﷺ سے پاکستان کی فائل لیتے ہوئے دیکھا۔ اس دن سے حضرت بابوجی مسلم لیگ کے حامی ہو گئے۔

یوپی کی جامع مسجد میں وعظ کرتے ہوئے خطیب صاحب نے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ محمد علی جناح ایسا ہے ایسا ہے مگر جو رات منظر میں نے دیکھا ہے وہ کچھ اور ہے۔ میں نے ایک تخت پر حضور نبی کریم ﷺ کو جلوہ افروز دیکھا۔ ان کے پہلو میں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کسی سوال کرنے والے کے جواب میں حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا یہ محمد علی جناح ہیں۔

بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی کامیابی کا راز جاننے کی کوشش کی جائے تو یہ انکشاف سامنے آتا ہے کہ قائداعظم نے وکلاء کے اجتماع میں خود بتایا کہ وہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔ انہوں نے اس کا کئی مرتبہ ذکر فرمایا یہ وہ راز تھا جس کی بدولت قائداعظم محمد علی جناح کو محبت رسول ﷺ کا خزینہ حاصل تھا۔ آپ ﷺ کے لازوال محبت و عشق کے باعث پاکستان کا قیام ممکن ہوا۔ اس طرح ایک آزاد اور خود مختار اسلامی مملکت کا خواب جو رسول اللہ ﷺ نے محمد علی جناح کو دکھایا تھا شرمندہ تعبیر ہو گیا۔

قائداعظم نے اپنی فہم و فراست سے خدائے ذوالجلال کی مدد اور رسول اللہ ﷺ کے فیض سے ایک ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔

محمد فیاض حسین چشتی نظامی لکھتے ہیں کہ میرے والد محترم حضرت بشیر احمد چشتی نظامی کو ایک دفعہ عین اس وقت بیداری میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی جب حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی کراچی میں تدفین ہو رہی تھی۔ والد محترم نے بتایا کہ اس وقت فخر موجودات حضور آقا موجودات ﷺ تشریف لائے اور اپنے ہاتھوں سے قائداعظم کو لحد میں اتارا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ

''یہ میرا پیارا ہے۔''

قائداعظم اللہ کے حبیب ﷺ کے پیارے کیوں نہ ہوں اسلام میں ایک غلام آدمی کو آزاد کرنے کا بہت ہی زیادہ ثواب ہے۔ حضرت قائداعظم نے تو برصغیر کے دس کروڑ عوام کو آزاد کروایا، کروڑوں عوام کو آزادی سے ہمکنار کرنے کا ثواب کتنا ہو گا؟ اس کا جواب اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔

---

marfat.com

☆☆

امام الائمہ سراج الامہ

امام اعظم ابو حنیفہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحریر: استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ لَوْکَانَ الدِّیْنُ عِنْدَالثُّرَیَّا لَذَھَبَ بِہٖ رَجُلٌ مِّنْ فَارِسٍ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتّٰی یَتَنَاوَلَہٗ." (1)

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر دین ثریا کے پاس ہو گا تو بے شک فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کرلے گا۔''

لغوی تشریح:

الدین: دین کا معنی ہے جزاء، قانون، قضاء، حساب، پرہیز گاری، آسمانی مذہب وغیرہا یہاں ''الدین'' سے مراد شریعت اسلامیہ کا علم ہے۔ جیسا کہ اس حدیث کی ایک اور روایت میں الدین کی جگہ ''العلم'' کا لفظ بھی آیا ہے

الثریا: ثری کی تصغیر ہے، یہ ان اکٹھے سات ستاروں کا نام ہے جو برج ثور کے ارد گرد ہوتے ہیں۔

فارس: پارس بن ناسور بن سام بن نوح کا عربی نام ہے۔ پارس نے شیراز، اصفحان اور کئی دوسرے شہر تعمیر کروائے جس کے بعد یہ علاقے عرب میں فارس اور عجم میں پارس کا نام اختیار کر گئے۔ اسی فارس کے بارے میں حدیث نبوی ہے:

" اِنَّ اللّٰہَ اخْتَارَ مِنْ م بَیْنِ خَلْقِہٖ مِنَ الْعَرَبِ قُرَیْشًا وَّمِنَ الْعَجَمِ فَارِسًا."

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے عرب سے قریش کو اور عجم سے فارس کو چنا۔''

یاد رہے کہ عہد نبوی میں کابل کے علاقے بھی فارس میں شامل تھے۔

نبی غیب دان کی شان اعجاز

ہمارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شان اعجاز یہ بھی ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے روز قیامت تک پوری کائنات پر شاہد (حاضر وناظر) بنا کر بھیجا ہے، حضور دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْھَا وَاِلٰی

حوالہ 1: "صحیح مسلم" کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل فارس، حدیث نمبر 4618. (ترقیم العلمیۃ)

و "مسند احمد" باقی مسند المکثرین، مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث نمبر 7735.

و رواہ البخاری فی صحیحہ بطریق آخر، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ "وآخرین منھم لما یلحقوا بھم" الخ، حدیث:4518

maarfat.com

مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هٰذِهٖ." (2)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ نے کائنات میرے سامنے رکھ دی ہے۔ میں کائنات کو اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے کو ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔"

ابتدائے مضمون میں دی گئی حدیث شریف کا مصداق امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

نبی غیب دان علیہ نے زمانہ ماضی کے بارے میں "اخبارِ غیب" کی طرح زمانہ آئندہ کے بارے میں بھی ہزاروں پیشین گوئیاں فرمائی ہیں، یہ حدیث مبارک بھی نبوت کی ایک سچی پیشین گوئی ہے۔

محدث کبیر امام احمد ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے "الخیرات الحسان" میں، خاتمۃ المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "تبییض الصحیفہ" میں، سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "کلمات طیبات" میں، اور دیگر بہت سے اکابرین اسلام نے اپنی کتب میں یہ صراحت فرمائی ہے کہ اس حدیث مبارک میں جس آسمان علم ہستی کے بارے میں پیشین گوئی فرمائی گئی ہے وہ ہستی امام الائمہ سراج الامہ حضرت امام اعظم، نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

کیونکہ فارسی النسل لوگوں میں اور دور تابعین سے لے کر آج تک کمال عقل وذہانت، فقہی بصیرت، اعلیٰ اجتہادی قوت اور علمی وعملی فضیلت میں کوئی شخص آپ کے ہم پایہ نہیں دیکھا گیا۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشن کرامت ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ (نام نہاد اہل حدیث) کے مسلّم بزرگ نواب صدیق حسن بھوپالی نے "اتحاف النبلاء" میں امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس حدیث کا مصداق قرار دیا ہے اور اپنی کتاب "الحطہ فی ذکر الصحاح الستہ" میں امام ابو حنیفہ کے نام کے ساتھ "الامام الاعظم" لکھ کر آپ کی عظمت وبزرگی کا اعتراف کیا ہے۔

اب مناسب ہوگا کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت طیبہ اور آپ کے فضائل ومکارم کے بارے میں چند سطور ہدیہ ناظرین کی جائیں۔

امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام الائمہ، سراج الامہ، امام اعظم، سیدنا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ 80ھ میں کوفہ شہر میں پیدا ہوئے۔ امام اعظم کے پوتے فقیہ اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق آپ کا نام نعمان آپ کے والد کا نام ثابت دادا کا فارسی نام زوطی اور اسلامی نام نعمان اور پردادا کا نام مرزبان ہے۔

امام اعظم کے آباء واجداد فارسی النسل تھے۔ امام اعظم کے دادا زوطی کابل میں رہائش پذیر تھے۔ کابل اس وقت ملک فارس کا حصہ تھا خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے عہد خلافت میں مسلمان ہوئے اور آپ سے بے پناہ محبت وعقیدت کی بنا پر کابل چھوڑ کر کوفہ میں سکونت اختیار کی۔ کوفہ میں حضرت

حوالہ2: "معجم کبیر" للامام الاجل الطبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
و "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" امام علی بن ابوبکر الہیثمی علیہ الرحمہ، جلد:7، صفحہ:287، قاہرہ۔
و "حلیۃ الاولیاء" امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی علیہ الرحمہ، جلد:8، صفحہ:101، بیروت۔

maktabah.org

زوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جس کا نام ثابت رکھا اور برکت کی دعا لینے کی غرض سے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ثابت کیلئے دعا برکت فرمائی جس کا اثر یہ ہوا کہ ثابت رحمۃ اللہ علیہ جوان ہوئے شادی کی تو ان کے ہاں امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے جو اس زمانے میں مسلمانوں کے بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں کے بھی امام و پیشوا ہوئے اور قرآن وحدیث کے وہ راز نکال کر امت کے سامنے رکھ دیئے جن کو دیکھ کر بڑے بڑے مجتہد امام بھی عش عش کر اُٹھے اور اس طرح رسول اللہ ﷺ کی وہ پیش گوئی بھی پوری ہو گئی جس میں آپ کا ارشاد ہے!

''اگر دین ثریا ستاروں کے پاس بھی ہو گا تو فارس کا ایک شخص اسے وہاں سے بھی حاصل کر لے گا۔'' (3)

امام ابو حنیفہ نے جونہی اس جہان رنگ وبو میں آنکھ کھولی تو اپنے آپکو اسلامی علوم وفنون کے بہت بڑے مرکز کوفہ شہر میں پایا، جہاں باب مدینۃ العلم حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما ودیگر بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کرام کے علوم کے حامل شاگردوں کے علوم ومعارف کے سمندر ٹھاٹھیں مار رہے تھے۔ مشہور مؤرخ ابن خلکان کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ نے علماء تابعین کے علاوہ چار اصحاب رسول حضرت انس بن مالک، حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی، حضرت سہل بن سعد ساعدی، اور حضرت ابو طفیل بن واصلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پایا لیکن امام علاؤالدین الحصکفی کی روایت کے مطابق آپ نے بیس صحابہ کرام کو پایا اور سات یا آٹھ سے درس حدیث بھی لیا۔

آئمہ مجتہدین میں سے صرف امام ابو حنیفہ تابعی ہیں

شارح مشکوٰۃ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ میں سے صرف امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے ملاقات اور شاگردی کا شرف عطا فرمایا۔ اس سے فقہ حنفی کی فضیلت وبرتری بھی ثابت ہوتی ہے کہ دیگر آئمہ نے صرف دلائل شرعیہ سے استفادہ کیا لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دلائل شرعیہ کے علاوہ شاگردان رسول صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی زندگی سے بھی استفادہ کیا۔

امام ابو حنیفہ نے کوفہ بصرہ کے علاوہ حرمین شریفین مصر وشام اور یمن کے بڑے بڑے علماء سے بھی استفادہ کیا۔ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکی شافعی ''الخیرات الحسان'' میں لکھتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ نے چار ہزار سے زائد شیوخ سے درس حاصل کیا۔ اس سلسلہ میں آپ نے دو سال تک سند الاتقیاء حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استفادہ کیا اور سب سے زیادہ حضرت امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تعلیم حاصل کی۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں امام حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حوالہ3: ''صحیح مسلم'' کتاب فضائل الصحابۃ، باب فضل فارس، حدیث نمبر 4618۔ (ترقیم العلمیۃ)
و ''صحیح بخاری'' کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ ''وآخرین منھم لما یلحقوا بھم'' الخ، حدیث: 4518۔
و ''مسند احمد'' باقی مسند المکثرین، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث نمبر 7735۔

tharfat.com

کے پاس اٹھارہ سال درس لیتا رہا۔

امام ابو حنیفہ کی بے مثال دینی خدمات

آپ نے ایک لاکھ سے زائد شاگرد چھوڑے جن میں سے چار ہزار مجتہد تھے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے خود امام ابو حنیفہ سے اِستفادہ کیا، جبکہ امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ اور امام نسائی یہ سب اصحاب علم و فضل امام ابو حنیفہ کے شاگردوں یا شاگردوں کے شاگرد ہیں۔

کتاب الآثار

امام ابو حنیفہ کی یہ کتاب حدیث کی تمام مروجہ کتب سے پہلے کی ہے، جسے امام اعظم سے آپکے تیرہ شاگردوں نے روایت کیا اور امام اعظم نے چالیس ہزار احادیث میں سے کتاب الآثار کا انتخاب کیا۔ اسکے علاوہ جلیل الشان محدثین نے آپکی روایات پر مشتمل سترہ مسانید مرتب کی ہیں۔ جن میں سے پندرہ مسانید محدث وفقیہ امام محمد بن محمود الخوارزمی نے ”الجامع المسانید لامام الاعظم“ کے نام سے شائع کی اور یہ کتاب دو ضخیم جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ نے سب سے پہلے اجتہاد کے اُصول و قوانین وضع کئے اور کتاب وسنت سے لاکھوں مسائل استنباط کر کے انہیں مدون و مرتب کر کے علم شریعت کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے محفوظ کر دیا۔ امام ابن حجر مکی شافعی آپکی اس فضیلت کا اعتراف کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

”اِنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ الْفِقْهِ وَرَتَّبَهٗ اَبْوَابًا وَّكُتُبًا عَلٰى نَحْوِ مَا هُوَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَتَبِعَهٗ مَالِكٌ فِىْ مُؤَطَّئِهٖ وَمَنْ قَبْلَهٗ اِنَّمَا كَانُوْا يَعْتَمِدُوْنَ عَلٰى حِفْظِهِمْ.“

ترجمہ: ”امام ابو حنیفہ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے علم فقہ کو مدون کیا اور اسے ابواب اور کتب کی موجودہ ترتیب پر مرتب کیا اور امام مالک نے اپنی کتاب مؤطا مالک میں آپ ہی کی پیروی کی وگرنہ آپ (امام ابو حنیفہ) سے پہلے لوگ (صحابہ وتابعین) اپنے حافظے پر اعتماد کرتے تھے۔“ (4)

امام ابو حنیفہ کے علم و فضل پر ائمہ حدیث وفقہ کی شاندار گواہیاں

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّعْرِفَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ اَبَاحَنِيْفَةَ وَاَصْحَابَهٗ فَاِنَّ النَّاسَ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلَيْهِ فِى الْفِقْهِ.“ (5)

ترجمہ: ”جو شخص فقہ (مسائل عملیہ) کو جاننا چاہے تو وہ امام ابو حنیفہ اور انکے شاگردوں کو لازم پکڑے کیونکہ سب کے سب لوگ فقہ میں ان کے محتاج ہیں۔“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

”(یہ اپنے مذاہب پر اتنے مضبوط دلائل دیتے ہیں) کہ اگر لکڑی کے ستون کو سونا ثابت کرنا چاہیں تو اس پر بھی مضبوط دلیل قائم کرسکتے ہیں۔“ (6)

امام سفیان ثوری نے محمد بن بشر سے پوچھا: آپ اس وقت کہاں سے آئے ہیں؟ تو انہوں نے کہا امام ابو حنیفہ کے پاس سے۔ تو امام ثوری نے فرمایا:

”لَقَدْ جِئْتَ مِنْ اَفْقَهِ اَهْلِ الْاَرْضِ.“

حوالہ4: ”الخیرات الحسان“ محدث کبیر امام احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ نمبر 28.
حوالہ5: ”تاریخ بغداد“ امام ابن العربی المعروف بخطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ.
حوالہ6: ”اخبار ابی حنیفہ واصحابہ.“ امام حسین بن علی الصیمری، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ.

marfat.com

ترجمہ: ''آپ ایسے شخص کے پاس سے آئے ہیں جو روئے زمین پر سب سے بڑا فقیہ ہے۔'' (7)

حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''مَامَقَلَتْ عَيْنِىْ مِثْلَ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.''

ترجمہ: ''میری آنکھ نے امام ابو حنیفہ کی مثل نہیں دیکھا۔'' (8)

امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

'' كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ اَعْلَمَ اَهْلِ زَمَانِهٖ''

ترجمہ: ''امام ابو حنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔'' (9)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مَالَقِيْتُ اَحَدًا اَفْقَهَ مِنْ اَبِىْ حَنِيْفَةَ.''

ترجمہ: ''میں نے امام ابو حنیفہ سے زیادہ فقیہ کسی کو نہیں پایا۔'' (10)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے شیوخ میں سے شیخ الاسلام یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''سَمِعْتُ كُلَّ مَنْ اَدْرَكْتُهٗ مِنْ اَهْلِ زَمَانِهٖ يَقُوْلُ اِنَّهٗ مَارَاٰى اَفْقَهَ مِنْهُ.''

ترجمہ: ''میں نے آپ کے معاصر علماء میں سے جسے بھی پایا اسے یہی کہتے سنا کہ اس نے امام ابو حنیفہ سے بڑا کوئی فقیہ نہیں دیکھا۔'' (11)

امام المحدثین یحیٰی بن سعید القطان فرماتے ہیں:

''اِنَّهٗ وَاللّٰهِ لَاَعْلَمُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِمَا جَاءَ عَنِ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ.'' (12)

ترجمہ: ''اللہ کی قسم امام ابو حنیفہ اس امت میں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے جو کچھ وارد ہوا اس کے سب سے بڑے عالم ہیں۔''

حافظ محمد دین یوسف دمشقی اپنی تصنیف ''عقود الجمان'' میں فرماتے ہیں:

''كَانَ اَبُوْحَنِيْفَةَ مِنْ كِبَارِ حُفَّاظِ الْحَدِيْثِ وَاَعْيَانِهِمْ''

ترجمہ: ''حضرت امام ابو حنیفہ حدیث کے اکابر اور افضل حفاظ میں سے تھے۔''

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر میں امام ابو حنیفہ کا شاگرد نہ بنتا تو عام لوگوں کی طرح جاہل رہتا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ اَعَانَنِىْ عَلَى الْفِقْهِ بِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِىْ.'' (حوالہ: مرقاۃ)

ترجمہ: ''تمام تعریف اس اللہ کیلئے جس نے امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ (امام اعظم کے شاگرد) کے ذریعے میری علم فقہ کے حصول کے لئے مدد فرمائی۔''

امام ابو حنیفہ کا عمل ورع اور زہد و تقویٰ

علم وفقہ کے ساتھ امام اعظم ابو حنیفہ کا عبادت وریاضت اور زہد و تقویٰ میں مقام نہایت بلند تھا۔

حوالہ7، 10 : ''تاریخ بغداد'' امام ابن العربی المعروف بخطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ.
حوالہ8، 09: ''مناقب الامام ابی حنیفه'' لامام اللذهبی رحمة الله علیه.
حوالہ11: ''اخبارابی حنیفه واصحابه'' للصمیری علیه الرحمه.
حوالہ12: ''مقدمه کتاب التعلیم'' امام مسعود بن شیبه رحمهما الله تعالی.

marfat.com

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے 45 برس عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی اور پچپن حج کیے۔ قاضی بغداد حضرت حسین بن عمارہ رحمۃ اللہ علیہ جب امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دے رہے تھے تو فرمایا:

"رَحِمَکَ اللّٰہُ لَمْ تفطرْ مُنْذُ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً وَلَمْ تَتَوَسَّدْ عَیْنَیْکَ مُنْذُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً."

"اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ تیس سال سے روزہ دار ہیں اور چالیس سال سے شب بیدار ہیں"

شارح مشکوٰۃ ملا علی القاری فرماتے ہیں:

امام اعظم امام ابو حنیفہ روزانہ رات کو دو رکعت میں مکمل قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔ اور فرماتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ کو سو بار خواب میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوا۔ آپ روزانہ رات کو پورے قرآن کی تلاوت فرماتے لیکن رمضان المبارک میں اکٹھ قرآن تلاوت فرماتے۔ ایک دن کو ایک رات کو اور ایک نماز تراویح میں۔ آپ اس قدر متقی پرہیز گار تھے کہ ایک دفعہ کوفہ میں کسی کی بکری گم ہو گئی۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ بکری کی عمر سات برس ہوتی ہے تو امام اعظم امام ابو حنیفہ نے سات برس تک کوفہ کے بازار سے گوشت خریدنا چھوڑ دیا

ایک بار آپ کے شاگرد نے تیس ہزار کا کپڑا فروخت کیا اور خریدار کو ایک تھان میں عیب بتانا بھول گئے تو امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے خریدار کو تلاش کرنے کا حکم دیا جب تلاش بسیار کے باوجود خریدار نہ ملا تو آپ نے ساری رقم خیرات کر دی۔ ایک مرتبہ جنازہ کے لئے تشریف لائے نمازِ جنازہ میں تاخیر تھی تو دھوپ میں انتظار کرتے رہے لوگوں نے آپ کو ایک دیوار کے سایہ میں بیٹھنے کیلئے کہا تو آپ نے انکار فرمایا بعد میں پتہ چلا کہ اس مکان کا مالک امام اعظم کا مقروض تھا اور امام اعظم اپنے مقروض کی دیوار کے سایہ سے فائدہ نہیں اُٹھانا چاہتے تھے۔

آپ کامیاب تاجر تھے اور بے پناہ صدقہ و خیرات کرتے تھے اور خصوصی طور پر اہل علم کی خواہش پوری کرنے پر زیادہ توجہ دیتے تھے۔ جب بھی اپنے لئے لباس تیار کرواتے تو ایسا ہی لباس کسی ایک عالم دین کے لئے تیار کرواتے اور جب بھی اپنے گھر کیلئے کھانے کا سامان خریدتے تو اس کی مثل صدقہ کرتے اور جب بھی آپ کھانا کھاتے تو کھانے کی مقدار کی دو مثل صدقہ فرماتے تھے۔

وصال

بنو امیہ کی حکومت کے آخری دور میں امام اعظم امام ابو حنیفہ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا گیا جسے قبول کرنے سے آپ نے انکار کر دیا۔ جس پر گورنر کوفہ آپ کو دس روز دس دس کوڑے روزانہ مرواتا رہا لیکن آپ اپنے مؤقف پر ڈٹے رہے۔ پھر بنو عباس کے خلیفہ ابو جعفر منصور نے دوبارہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی القضاۃ کا عہدہ پیش کیا جسے آپ نے قبول نہ کیا کیونکہ آپ کو ڈر تھا کہ حکومت اپنی مرضی کے مطابق غلط فیصلے کرنے پر مجبور کرے گی جس پر حاکم بغداد سخت برہم ہوا اور امام اعظم کو عمر قید کی سزا دے دی اور جیل میں محبوس کر دیا مگر امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیل میں بھی عبادت و ریاضت اور علوم دینیہ کی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔

آپ نے جیل میں سات ہزار بار قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔ اور امام شافعی کے سوتیلے باپ اور استاد

marfat.com

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی کو جیل ہی میں تفسیر وحدیث اور فقہ کی مکمل تعلیم دی۔ مگر ظالم حکومت یہ بھی برداشت نہ کر سکی بالآخر آپ کو سخت قسم کا زہر پلا دیا گیا جس کے نتیجے میں علم وفضل کا یہ آفتاب 4 رجب المرجب 150ھ کو بغداد کی جیل میں غروب ہو گیا۔

"فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ."

آپ کی نمازِ جنازہ میں لاکھوں خواص وعوام نے شرکت کی اور آپ کو بغداد شہر کے خیزران نامی قبرستان میں دفن کیا گیا۔ حدیث نبوی ہے:

"تُرْفَعُ زِيْنَةُ الدُّنْيَا سَنَةَ خَمْسِيْنَ وَمِأَةٍ." (13)

ترجمہ: "دنیا کی زینت 150ھ میں اُٹھالی جائیگی"

امام احمد بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں اس حدیث مبارک میں امام اعظم امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی طرف اشارہ ہے کیونکہ آپ اپنے علم وفضل اور پاکیزہ سیرت کی وجہ سے دنیا کی زینت تھے۔

مزار ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی برکات

حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں: "قبره بهَا يزَارُ وَيتبَرَّك."

ترجمہ: "آپکی قبر بغداد شریف میں ہے۔ جسکی زیارت کی جاتی ہے اور جس سے برکت حاصل کی جاتی ہے"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"قَبرُ اَبِی حَنِيفَةَ تِريَاق لِاجَابَةِ الدُّعَاءِ."

ترجمہ: "امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر دعاء کی قبولیت کیلئے تریاق کی حیثیت رکھتی ہے۔"

نیز فرماتے ہیں: "میں امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے ذریعے برکت حاصل کرتا ہوں اور جب مجھے کوئی حاجت درپیش آتی ہے تو میں آپکی قبر کے پاس دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور اللہ سے اپنی حاجت کیلئے سوال کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔"

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کے امام اعظم کے متعلق مبشرات

قطب الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے "کشف المحجوب" میں حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کمال درجہ تعریف وتوصیف فرمائی ہے اور آپکے بارے میں مبشرات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں ملک شام میں حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کے پاس سو رہا تھا کہ خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "باب بنو شیبہ" سے مسجد حرام میں داخل ہوئے اور آپکی گود میں ایک بوڑھا شخص ہے، میں تعظیماً کھڑا ہو گیا اور قدم بوسی کی، فرماتے ہیں میں حیران تھا کہ بوڑھے شخص کون ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دل کی حیرانی معلوم فرمائی اور فرمایا:

"یہ تیرا اور تیرے اہل وطن کا امام ابو حنیفہ ہے۔"

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ "کشف المحجوب" میں فرماتے ہیں کہ حضرت یحیٰ بن معاذ علیہ الرحمہ نے خواب میں نبی ﷺ سے درخواست کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں دیکھوں؟ فرمایا:

"عِندَ عِلمِ اَبِی حَنِيفَةَ."

ترجمہ: "ابو حنیفہ کے علم کے پاس۔"

حوالہ13: "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" امام علی بن ابوبکر الہیثمی علیہ الرحمہ، جلد:7، صفحہ:257، قاہرہ۔
و "مسند ابو یعلی" کتاب وباب عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، جلد:2، صفحہ: 160، حدیث: 801۔

marfat.com

رحمتوں اور مغفرتوں کی رات : شب برأت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمْ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ. قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ظَنَنْتُ اِنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ.''

ترجمہ: ''میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو موجود نہ پایا تو میں باہر نکلی تو آپ بقیع (جنت البقیع قبرستان) میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ (یعنی اس کی خصوصی رحمتیں) شعبان کی پندرہویں رات (شب برأت) کو آسمان دنیا (نیچے والے آسمان) پر نازل ہوتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ ''بنو کلب قبیلہ'' کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی بخشش فرمادیتے ہیں۔''

حوالہ: ''سنن ترمذی'' كتاب الصوم عن رسول الله، باب ما جاء في ليلة النصف من شعبان، حديث: 670.

لیکن شب برات کچھ بد نصیبوں کی توبہ کے بغیر مغفرت نہیں ہوتی۔ ''مسند البزار'' میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ''سنن ابن ماجہ'' میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی مروی ہے:

''اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات تجلی فرماتا ہے اور تمام مخلوقات کو بخش دیتا ہے، ماسوائے مشرک اور مشاحن کے (مشاحن سے مراد کینہ رکھنے والا، اسلام میں نیا فرقہ بنانے والا، چغل خور ہے)۔

دیگر روایات میں کافر و مشرک و مشاحن کے علاوہ والدین کا نافرمان، شرابی، سود خور، تکبر سے تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، رشتہ داروں سے بد سلوکی کرنے والا، قاتل، زانی، نجومی، عشار (جو محکمہ ٹیکس میں ہو اور لوگوں پر ظلم کرتا ہو)، میوزک، سارنگی، طبلہ اور ڈھول بجانے والا (یعنی گانے بجانے والا)، ہمسائے کے ساتھ بد سلوکی کرنے والا، جادو گر، اور شرطہ (یعنی رشوت خور و ظالم سپاہی) کا بھی ذکر آیا ہے۔ اور فرمان نبوی ﷺ ہے کہ ان بخشش سے محروم لوگوں پر اللہ شعبان کی پندرہویں رات کو نظر بھی نہیں فرماتا (جب تک کہ سچی توبہ نہ کریں)۔

15 شعبان کا نام شب برأت کیوں ہے؟ سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''غنیۃ الطالبین'' میں اور دیگر مفسرین وائمہ دین نے احادیث مبارکہ کے مضامین ومفاہیم کی روشنی میں پندرہویں شعبان کی رات کا نام ''شب برات'' اس لئے رکھا ہے کہ برات کا معنیٰ ہے: دور ہونا، جدا ہونا، نجات پانا وغیرہا۔ اور اس رات اللہ تعالیٰ کے نیک بندے آخرت کی رسوائی وذلت سے دور کردیئے جاتے ہیں اور بد بخت لوگ (یعنی جو اس رات کو اپنے گناہوں سے

marfat.com

توبہ نہیں کرتے) اللہ تعالیٰ کی رحمتوں و مغفرتوں سے دور رکھے جاتے ہیں۔

اس رات کو سال بھر کے فیصلے فرشتوں کے سپرد کردیئے جاتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: ''اس رات ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کردیا جاتا ہے''

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں رات سے مراد شب برأت ہے۔''

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تمہیں معلوم ہے کہ اس رات یعنی شعبان کی پندرہویں رات کو کیا ہوتا ہے؟ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول اس میں کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: اس سال جس بچے نے پیدا ہونا ہے اس رات وہ لکھا جاتا ہے، اور اس سال میں جس نے وفات پانی ہے اس رات اسے لکھا جاتا ہے، اور اس رات (سال بھر کے) اعمال اُٹھائے جاتے ہیں، اور (سال بھر کا) رزق نازل کیا جاتا ہے۔''

ایک روایت میں اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا:

''چار راتوں میں اللہ تعالیٰ خیر و برکت کی بارش فرماتے ہیں: عید الاضحیٰ کی رات، عید الفطر کی رات، پندرہویں شعبان کی رات اس رات اللہ تعالیٰ کاموں (اور بالخصوص موتوں) کے اوقات اور رزق لکھ دیتا ہے اور اس سال حج کرنے والوں کے نام لکھ دیتا ہے، اور عرفہ یعنی یوم الحج کی رات۔ ان راتوں میں خیر و برکت کی برسات اذان فجر تک جاری رہتی ہے۔''

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شعبان کی پندرہویں رات آتی ہے تو ملک الموت کو ایک کتاب دی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے جن کے نام اس کتاب میں ہیں اُن کی روحیں قبض کرو! بندہ باغات لگا رہا ہوتا ہے، شادیاں کر رہا ہوتا ہے اور عمارتیں تعمیر کر رہا ہوتا ہے (اور اسے معلوم نہیں ہوتا) کہ اسکا نام مرنے والوں میں لکھ دیا گیا ہوتا ہے۔

احادیث بالا سے ثابت ہوتا ہے کہ شب برات رحمتوں بخششوں اور مغفرتوں کی رات ہے، کچھ بد نصیب ایسے ہیں جن کی مغفرت اس بخشش بھری رات میں بھی نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اللہ تعالیٰ اس رات فرشتوں کو سال بھر کے اہم امور کا پروگرام دے دیتے ہیں۔ چونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے اپنی قضاؤں میں تبدیلی بھی فرما دیتے ہیں، لہذا بندے کو چاہیے کہ اس رات اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیرات و برکات کا سوال کرے اور رب غفور و رحیم کی بارگاہ میں دنیا و آخرت کے مصائب و آلام سے نجات کا سوال کرے۔

شب برات کے معمولات

☆ ویسے تو تمام عبادات اور تمام کلمات طیبات برکت و رحمت اور ثواب کا ذریعہ ہیں، لیکن اس مبارک رات میں درج ذیل معمولات نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام اور بزرگان سے ثابت ہیں:

☆ 15 شعبان کا روزہ۔ اس کے بارے میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب شعبان کی پندرہویں تاریخ آئے تو رات کو شب بیداری اختیار کرو اور دن کو روزہ رکھو بیشک اللہ تعالیٰ یعنی اس کی رحمت غروب آفتاب کے وقت نیچے والے آسمان پر نزول فرماتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ اسے بخشش دوں؟ ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ اسے رزق دوں؟ ہے کوئی عافیت و سلامتی مانگنے والا کہ

marfat.com

اسے عافیت و سلامتی دوں؟ ہے کوئی ایسا؟ ہے کوئی ایسا؟ حتیٰ کہ صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے۔"

نوٹ: فقہاء اسلام کا اجماع ہے کہ حدیث بالا میں روزہ اور شب بیداری کا امر نبوی وجوب کیلئے نہیں ہے، بلکہ پندرہویں شعبان کا روزہ اور شب بیداری مستحب ہے۔

☆ اس رات قبرستان جانا سنت نبوی ہے۔ جیسا کہ حدیث ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں اس کا واضح ذکر موجود ہے۔ لہذا شب برات کو قبرستان میں جانا بھی سنت نبوی ﷺ ہے۔ نیز دیگر احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ رسول ﷺ ہر سال شہداء احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے، اہل قبور کو سلام فرماتے اور دعا فرماتے۔ نیز مسلمانوں کو حکم دیا کہ اہل قبور کو سلام کہو۔ بلکہ سنن بیہقی شریف میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: "جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ قیامت تک اس کا جواب دیں گے، اے مسلمانو! تم انہیں سلام کہو اور انکی زیارت کرو۔"

جبکہ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِى الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ."

ترجمہ: "میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو! کیونکہ یہ عمل دنیا میں زُہد پیدا کرتا ہے، اور آخرت کی یاد دلاتا ہے۔"

حوالہ: "سنن ابن ماجہ" کتاب ما جاء فی الجنائز

شب برات کا ایک اور عمل نبوی

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے پندرہویں شعبان کو دو رکعت نفل پڑھے، دوسری رکعت میں آپ نے لمبا سجدہ کیا جو کہ فجر تک جاری رہا۔ مجھے خدشہ ہوا کہ نبی پاک ﷺ کہیں حالت سجدہ میں وصال تو نہیں فرماگئے، میں نے آپ کے پاؤں کو ہاتھ لگایا تو حرکت فرمائی اور میں نے آپ سے حالت سجدہ میں یہ کلمات سنے:

اَعُوْذُ بِعَفْوِکَ مِنْ عِقَابِکَ وَ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ جَلَّ ثَنَاؤُکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ۔"

نماز سے فارغ ہو کر حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: ان کلمات کو یاد کر لو اور دوسروں کو انکی تعلیم دو۔

نوافل نبوی

"سنن بیہقی شریف" میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

"میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو 14 رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ 14 بار، قل شریف 14 بار، سورہ فلق 14 بار، سورہ ناس 14 بار، آیت الکرسی 1 بار اور آیت مبارکہ "لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَؤُفٌ الرَّحِیْمٌ۔" 1 بار پڑھی اور فرمایا: جو اس طرح کرے گا، اسے 20 حج مبرور، 20 سال کے مقبول روزوں کا ثواب ملے گا۔ اور جو آئندہ دن روزہ رکھے گا اسے 120 سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

صلوٰۃ الخیر

"غنیۃ الطالبین" میں شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شب برات کو "صلوٰۃ الخیر" ایک سو رکعت نوافل اور ہر رکعت میں دس بار قل شریف پڑھنا ہے۔ اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: "مجھے تیس صحابہ کرام نے بتایا کہ جو شخص اس رات کو "صلوٰۃ الخیر" پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر ستر بار نظر کرم فرمائے گا، اور ایک بار نظر کرم سے اس کی ستر

marfat.com

حاجتیں پوری فرمائے گا، جن میں کم از کم ایک حاجت گناہوں کی بخشش ہے۔"

استاذی مکرم مفتی اعظم سید ابو البرکات لاہوری نے اپنے ایک رسالہ میں جو کہ شب برأت کے موضوع پر لکھا ہوا ہے، میں درج ذیل وظائف تجویز فرمائے ہیں:

1۔ صلوٰۃ الخیر، جس کا طریقہ پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ 2۔ دس رکعت نفل ہر رکعت میں دوبار قل شریف ہو۔ 3۔ نماز مغرب کے بعد اور عشاء سے پہلے چھ رکعت نفل دو دو رکعت کے ساتھ پڑھنا، جبکہ ہر رکعت میں چھ بار قل شریف ہو، پھر پہلی دو رکعت کے بعد ایک بار سورہ یس، اور اسکے بعد عمر میں برکت کی دعا، پھر دوسری دو رکعت کے بعد دوبارہ سورہ یس اور پھر رزق کی فراخی کیلئے دعا، اور آخری دو رکعتوں کے بعد پھر سورہ یس اور پھر خاتمہ بالایمان کی دعا مانگے۔ آخر میں یہ کلمات: "اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ" کثرت کے ساتھ پڑھے۔

گناہوں سے توبہ اور حقوق العباد کا تدارک

احادیث بالا کے مطابق شب برأت کو سال بھر کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا شب برأت کو مغرب سے پہلے پہلے والدین، بھائیوں، بہنوں، رشتہ داروں، ہمسایوں اور دیگر لوگوں سے اپنی زیادتیوں کی معافی مانگ لینی چاہیے، اور اگر کسی کا کوئی حق ذمہ میں ہو تو اسکی ادائیگی کر دینا چاہیے یا پھر صاحب حق سے معافی مانگ لینی چاہیے، تاکہ اعمال جب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں تو بندوں کے ساتھ زیادتیوں کے گناہ دھل چکے ہوں۔

ارکان توبہ

اس طرح اس شب میں رب غفور الرحیم سے اپنے تمام گناہوں کی معافی مانگ لینی چاہیے۔ توبہ کیلئے چار چیزیں ضروری ہیں: 1۔ رب کریم کی بارگاہ میں گناہوں کا اعتراف۔ 2۔ گذشتہ گناہوں پر سخت ندامت اور آہ وزاری۔ 3۔ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ اور سچا وعدہ۔ 4۔ گناہ کی تلافی۔ مثلاً نمازیں نہیں پڑھیں تو حساب یا اندازے سے بالغ ہونے کے بعد کی تمام فرض اور واجب نمازیں قضا کرے، اسی طرح رمضان کے روزوں کی قضا کرے، اسی طرح جتنے برس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی حساب یا اندازے سے زکوٰۃ ادا کرے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے: "جو شخص (شرع شریف کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق) توبہ کرنے والا ہے، وہ ایسا ہے جیسا کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا" لہذا شب برأت کے موقع پر تمام گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے اور فوت شدہ عبادات کی قضا کا پختہ ارادہ کرلینا چاہیے۔

ایک خاص وظیفہ

یہ رات حکم وقضا کی رات ہے، اللہ تعالیٰ فرشتوں کو سال بھر کا پروگرام دے دیتے ہیں، اس میں موت وحیات، اعمال نیک وبد، ہر قسم کے رزق اور انعامات، مصائب وآلام اور بیماریوں کا پروگرام بھی دیا جاتا ہے، لہذا اس شب کو اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کے خیر وبرکت کی دعائیں مانگنی چاہئیں۔

مرشدی واستاذی والد صاحب قبلہ قدس سرہ العزیز جو کہ "دربار عالیہ بغداد شریف" اور "دربار عالیہ بٹالہ شریف" کے خلیفہ مجاز ہیں، آپ اس رات کو نماز مغرب وعشاء کے درمیان درج ذیل وظیفہ پر خود بھی عمل کرتے تھے اور اپنے اہلخانہ اور مریدین وتلامذہ کو بھی اس وظیفہ کی ترغیب دیتے تھے اور فرماتے تھے: اس وظیفہ سے عمر ورزق میں برکت ہو جاتی ہے اور مصائب ومشکلات سے نجات ہوتی ہے

شب برأت کا خاص الخاص وظیفہ

شب برأت کا خاص [illegible] وظیفہ [illegible] نماز مغرب

marfat.com

کے بعد اور عشاء سے پہلے تین بار سورۃ یٰس پڑھے اور ہر بار سورہ یٰس کے بعد درج ذیل دعا بھی پڑھے، اور پہلی بار دعا میں درازی عمر کی نیت کرے، جبکہ دوسری بار میں دفع بلیات کی اور تیسری بار اس دعا میں استغناء (مخلوق کا محتاج نہ ہونے) کی دعا کرے۔ دعا یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ یَاذَالْمَنِّ وَلَا یُمَنُّ عَلَیْهِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاذَاالطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِیْنَ وَ جَارُ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ وَ اَمَانُ الْخَائِفِیْنَ. اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ کَتَبْتَنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ شَقِیًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقْتَرًّا عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ بِفَضْلِکَ شَقَاوَتِیْ وَ حِرْمَانِیْ وَ طَرْدِیْ وَ اِقْتَارَ رِزْقِیْ وَاَثْبِتْنِیْ عِنْدَکَ فِیْ اُمِّ الْکِتَابِ سَعِیْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَیْرَاتِ فَاِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ فِیْ کِتَابِکَ الْمُنْزَلِ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ یَمْحُوا اللّٰهُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗ اُمُّ الْکِتَابِ. اِلٰهِیْ بِالتَّجَلِّی الْاَعْظَمِ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُکَرَّمِ الَّتِیْ یُفْرَقُ فِیْهَا کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ وَّ یُبْرَمُ اَنْ تَکْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَ مَا لَا نَعْلَمُ وَمَا اَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ."

نوٹ: جو یہ دعا نہ پڑھ سکے وہ 3 بار سورہ یٰس پڑھ کر دعا کرے

شب برات کو غیر شرعی رسوم کا رواج

راقم الحروف کے نزدیک درج ذیل وجوہات کی بناء پر آتش بازی حرام ہے اور جو والدین اور ذمہ دار حضرات آتش بازی سے نہیں روکتے وہ سخت گناہگار ہیں:

☆ آتش بازی کھلا اسراف و فضول خرچی ہے، اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ: "بیشک بغیر کسی غرض کے پیسہ ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔"

☆ اس شب کو خصوصی طور پر آتش بازی حرام ہے کہ لیلہ مبارکہ اور ملائکہ کی بے ادبی ہے۔

☆ آتش بازی سے عبادت گزاروں کی عبادت، علما وطلبہ کی تعلیم وتعلم، اور بیماروں، بوڑھوں اور تھکے ماند لوگوں کے آرام و نیند میں خلل ڈالنا ہے، جو کہ ظلم وزیاد ہے اور عبادات کی سخت توہین اور علم کا نقصان ہے۔

☆ آتش بازی سے بسا اوقات دکانوں، گھروں اور قیمت اشیاء کو آگ لگ جاتی ہے، اور ہر سال درجنوں لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ لہذا آتش بازی سخت "فساد فی الارض" ہے۔

☆ نیز آتش بازی کے بہانے بچے شب بھر گھروں سے باہر رہتے ہیں، غلط ماحول اور غلط سوسائٹی کی وجہ سے جرائم اور کبیرہ گناہوں کی عادت پڑنے کا قوی اندیشہ ہے، لہذا آتش بازی سخت خطرناک و حرام ہے۔

کئی ایک مقامات پر رواج ہے کہ سال بھر میں جس گھر موت واقع ہوتی ہے، عورتیں موت والے گھر جا کر ماتم و نوحہ کرتی ہیں۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ "حضور ﷺ نے ماتم و نوحہ کرنے والی اور سننے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔"

ایک اور حدیث میں ہے: "وہ ہم میں سے نہیں جو (بوقت مصیبت) اپنے رخساروں پر طمانچے مارے، اپنے گریباں پھاڑے یا زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرے۔"

الغرض حکومت پر لازم ہے کہ اس انتہائی خطرناک رسم کا سختی کے ساتھ انسداد کرے۔ اور اساتذہ، علماء، والدین، اور ہر علاقہ کے معززین کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ "امر بالمعروف و نہی عن المنکر" کے تحت ان برائیوں سے روکنے کیلئے تمام مناسب تدابیر اختیار کریں، اور شب برأت کی مبارک گھڑیوں کو غیر شرعی رسوم سے پاک کرکے ثواب دارین حاصل کریں۔

تحریر:
استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ

marfat.com

TRUTH AND FALSEHOOD

Truthfulness is basic quality of a Muslim. Almighty Allah said in the Holy Qur'an:
"O men of faith fear Allah and be with those who are true".
The King of the universe ﷺ said;
Whomsoever left telling the lies even in joke, I guarantee him for a palace in the middle of the Paradise
The King of the universe ﷺ said; "Truth leads to piety and piety leads to Paradise. A man continues in telling the truth till he is registered as a truthful man near Allah. Lying leads to desolateness and desolateness leads to Hell; a man lies and lies till he is recorded as a liar near Allah".
The King of the Universe ﷺ said, "Leave what seems doubtful to you for what is not doubtful, for truth is peace of mind and lying is suspicion".
The King of the Universe ﷺ said, Speak the truth, the truthfulness is with the goodness and both of them are in the Paradise.
Avoid telling the lies. Lies are with the evils and both of them are in the Hel-Fire.
The King of the Universe ﷺ said, Belief and disbelief, lying and truthfulness and honesty and dishonesty cannot remain togather.
The King of the Universe ﷺ said,
"The signs of hypocrite are three:
When he speaks he tells lies, When he promises he reneges & when he trusted, he sells out

SINCERITY & ULTERIOR MOTIVES

Performance of good deeds solely for the pleasure of Almighty Allah is called Ikhlaas, with the reward of good deeds based upon it. Performance of good deeds for reasons other than the pleasure of Allah, 'for-show' or for ulterior (hidden) motives is hypocrisy. Islam has strongly condemned this and declared it as minor polytheism. Major Polytheism is unforgivable.
Almighty Allah said in the Holy Qur'an;
"It is not their meat, nor their blood that reaches God it is your piety that reaches God".
The King of the Universe ﷺ said,
God looks not at your bodies nor at your figures but He looks at your hearts and deeds.
The King of the Universe ﷺ said, Verily the deeds are by the intentions, and for every body what he intended. Then that whose migration is for sake of Allah and His messenger, his migration is realy recorded for Allah and His messenger. And that whose migration is for attaing worldly affairs or for a woman to marry, his migration will be for what he migrated for Sayyidonaa Shaddad bin Aows related,
I saw the Holy Prophet ﷺ crying. I asked, O Allah's Messenger ﷺ! " What is making you cry?" The King of the universe ﷺ replied, I feared that my followers would commit Polytheism. However, certainly, they will not worship idols, nor the sun, nor the moon and nor stones but they will make show of their deeds.

marfat.com

BACKBITING

Saying something true about an absent person that if one came to know, one would dislike, is called backbiting.

Saying something false about an absent person that if one comes to know, one would dislike is called blame. Backbiting and making blame are both major sins.

Almighty Allah said in the Holy Qur'an;

Do not spear each other behind their backs. Would any of you like to eat the flesh of his dead brother? Nay, you would abhor it. But fear Allah, for Allah is Oft-returning, Most Merciful. The King of the universe ﷺ said;

"When I was ascending to the Heavens, I passed by a community of people scratching their faces and chest with their copper nails; I asked, Jibra'il who are those? He answered, "Those are who eat the flesh of people (slender each other) and assault their honour."

TELLTALES

Telltales are a major sin which create enmity. Every thing that creates enmity is imn nsely disliked in Islam. The Prophet ﷺ said; "Tattler will never enter Paradise."

The messenger of Allah ﷺ passed by two graves once and said;

"They are tormented, and they are tormented for a sin which is not great (in their opinion), but really it is great.

The first used to walk about tattling whereas the second did not used to veil himself whilst urinating. We should avoid tattling. If someone is being discussed negatively we should discourage the members to refrain from such talk. In this way we can save ourselves from listening to backbiting. If one does not have the strength or potency in their argument to discourage the tattler one should leave the discussion and should not convey the negative to the person who was discussed.

QUARRELS

All Muslims are brothers. Brothers live peacefully. They should not quarrel with one another and should live together peacefully.

The King of the Universe ﷺ said;

"The Muslim is the one from whose tongue and hand Muslims are safe.

The King of the Universe ﷺ said;

Railing at the Muslim is dissoluteness and fighting against him is misbelieving.

Once The King of the Universe ﷺ said:

He is a hypocrite. He is a hypocrite. He is a hypocrite. Although he read prayer, pay zakaah, perform Hajj and 'Umrah.'

The companions رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین asked, who?

He ﷺ answered, The one When he speaks he tells lies,

When he quarrelled, he swore, And when he is trusted, he sells out.

marfat.com

خبرنامہ

فیس بک پر گستاخانہ خاکوں کے مقابلے کیخلاف عالمی تنظیم اہلسنت کے زیر اہتمام اندرون و بیرون ملک ریلیاں، جلوس، جلسے اور یوم احتجاج

ان پروگراموں میں ہر مکتبہ فکر اور ہر عمر سے تعلق رکھنے والے لاتعداد غلامان رسول نے شرکت کی اور اس قبیح حرکت کی شدید مذمت کی جبکہ مقررین نے کہا کہ انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں خاموش کیوں ہیں جبکہ چند شیطان صفت دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں کے جذبات سے کھیل رہے ہیں اور امن عالم کو تباہ کر رہے ہیں۔

نواز شریف برادران دہشت گردوں کی سرپرستی سے باز رہیں!

دنیائے اہلسنت نے اس امر پر سخت افسوس کا اظہار کیا ہے کہ پنجاب حکومت نے دہشت گرد اور وہابیوں کی فرقہ پرست تنظیم لشکر طیبہ جواب جماعت الدعوہ کے نام سے کام کر رہی ہے اسکے سکولوں کیلئے تقریبا 10 کروڑ روپے کی گرانٹ منظور کی ہے۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ یہ گرانٹ کینسل کرے بصورت دیگر سواد اعظم ''اہلسنت وجماعت'' حکومت پنجاب کیخلاف راست اقدام اٹھائیں گے۔

اے اسلام کی بیٹیو! سروں پر چادریں اوڑھو! عالمی تنظیم اہلسنت نے داتا کی نگری لاہور سے تحریک کا آغاز کر دیا

دین سے دور حکمرانوں کی عیاشی، کرپشن، غلط منصوبہ بندی اور بد انتظامی کی وجہ سے پاکستان کی عوام معاشی بدحالی، لوڈ شیڈنگ اور کاروباروں وصنعتوں کی تباہی جیسی خطرناک مشکلات سے دوچار ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس کی دنیاوی زندگی انتہائی تلخ ہو چکی ہے (اور یہ شامت اعمال بھی ہے) جبکہ دوسری طرف حکمرانوں نے نظریہ پاکستان یعنی دین اسلام سے انحراف اور اللہ اور رسول اللہ کی غلامی کی جگہ طاغوتی طاقتوں کی ایجنٹی اور نفس امارہ کی غلامی کے نتیجے میں تباہ کن عریانی فحاشی والحاد ولادینیت، مسلم قوم کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں کی آخرت بھی برباد ہوتی جا رہی ہے۔ مزید برآں قوم کے دانشور ہر وقت دنیاوی مشکلات ومصائب پر تو اظہار خیال کرتے رہتے ہیں لیکن قوم کو اخروی عذاب سے بچانے کی طرف اُنکی توجہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ان خیالات کا اظہار سنی اتحاد کونسل کے رہنما پیر محمد افضل قادری نے عالمی تنظیم اہلسنت کی طرف سے داتا کی نگری لاہور سے دینی تحریک ''اے اسلام کی بیٹیو! سروں پر چادریں اوڑھو'' شروع کرنے کے موقع پر کیا۔ مقررین نے کہا کہ عالمی تنظیم اہلسنت یہ چاہتی ہے جب بعض دشمنانِ اسلام مسلم خواتین پر برقعہ اور سکارف کی پابندی پر زور دے رہے ہیں مسلم ممالک اور بالخصوص پاکستان میں قانون سازی کی جائے کہ قرآن مجید سورہ احزاب آیت **59** میں کئے گئے حکم ربی ''اے نبی! اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں'' کے مطابق عورتیں غیر محرموں کے سامنے جاتے ہوئے جسم کو ڈھانپ لینے والی بڑی چادریں اوڑھیں نیز اس سلسلہ میں علماء، مشائخ اساتذہ والدین، اسلامی میڈیا اور تمام مصلحین کردار ادا کریں۔

دکھی انسانیت کی خوارک، تعلیم، علاج، اور دیگر ضروریات کیلئے **افضلیہ ویلفیئر انٹرنیشنل** سے تعاون کیجئے!

مختصر کارکردگی: مولانا وزیر القادری ناظم اعلیٰ تنظیم المدارس بلوچستان نے بتایا کہ حضرت پیر افضل قادری اور حاجی اسلم جنجوعہ نے بلوچستان کے زلزلہ کے بعد دینی مدارس میں ''افضلیہ ویلفیئر'' کی طرف سے 10 لاکھ تقسیم کئے جبکہ پیر خورشید احمد سجادہ نشین تیراہ بھوٹان شریف سرحد نے بتایا کہ مجھے اور درجنوں علماء ومشائخ کو ''افضلیہ ویلفیئر'' نے 5 ہزار روپے ماہانہ گزارہ الاؤنس دیا۔ خطیب پیر بابا سرحد سید ہمایوں رشید نے بتایا کہ ''افضلیہ ویلفیئر'' نے سوات کے دینی مدارس، سادات، شہداء کے اہل وعیال، مستحق علماء کو اشیاء ضرورت اور کثیر مالی امداد دی ہے۔ شیخ الحدیث پیر محمد چشتی آف پشاور نے بتایا ہے کہ سب سے پہلے پیر افضل قادری مدظلہ نے دہشت گردی کیخلاف آواز اٹھائی اور سب سے پہلے لاکھوں روپے متاثرین سوات وسرحد میں تقسیم کئے۔

جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات کی نمایاں کارکردگی

☆ بورڈ آف مدارس پاکستان وکشمیر ''تنظیم المدارس پاکستان'' کے شعبہ امتحانات کے سربراہ مولانا غلام محمد سیالوی نے بتایا ہے کہ اس سال پاکستان وکشمیر کے تمام مدارس میں سے سب سے زیادہ ہمارے امتحانات میں عالمات کی تعداد جامعہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) کی تھی جو کہ 500 سے زیادہ ہے۔ الحمدللہ!

☆ مدارس پنجاب کے طلباء کا تقریری مقابلہ گوجرانوالہ میں منعقد ہوا جس میں پہلی پوزیشن جامعہ نیک آباد کے طالب علم محمد وحید نے حاصل کی جبکہ ضلع کونسل گجرات میں ہونیوالے مقابلہ حسن تلاوت میں پہلی تینوں پوزیشنیں اور مقابلہ حسن نعت گجرات میں بھی جامعہ کے طلباء نے نمایاں پوزیشنیں حاصل کی ہیں

☆ جامعہ نیک آباد کے فاضل یونیورسٹی آف گجرات کے اسلامک ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ مقرر، جبکہ جامعہ کے ایک نابینا فاضل ریڈیو پر اسلامی لیکچرار بن گئے۔

☆...... دینی وروحانی مسائل اور فتویٰ واستخارہ کیلئے: پیر عثمان افضل قادری (ناظم جامعہ، خانقاہ، وشریعت کالج طالبات، نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات)

☆...... atasqadri@gmail.com موبائل 0333-8403748 ☆ کمپیوٹر وموبائل پر اسلامی کتب وتقاریر کیلئے نیک آباد رابطہ کریں!

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri
Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan
Registerd CPL 127
www.ahlesunnat.info info@ahlesunnat.info Ph:053-3521401-2, fax.053-3511855

27 رمضان کو دن ایک بجے نیشنل پریس کلب اسلام آباد تا پارلیمنٹ ہاؤس ''نظریہ پاکستان ریلی''

پاکستان 27 رمضان 14 اگست 1947ء کو بنا تھا۔ گزشتہ سال ''عالمی تنظیم اہلسنت'' نے 27 رمضان کو پریس کلب اسلام آباد تا پارلیمنٹ ہاؤس نظریہ پاکستان ریلی نکالی تھی۔ الحمد اللہ! وزیر اعظم نے عالمی تنظیم اہلسنت کے مطالبے پر اس سال سرکاری سطح پر 27 رمضان المبارک کو ''یوم نظریہ پاکستان'' منانے کا اعلان کر دیا ہے۔

لہذا اسلامیانِ پاکستان سے اپیل ہے کہ وہ 27 رمضان کو شہر شہر ''یوم نظریہ پاکستان'' منائیں اور قافلہ در قافلہ مرکزی نظریہ پاکستان ریلی اسلام آباد میں میں شامل ہو کر حکومت سے وطن عزیز میں نظام مصطفیٰ کے نفاذ کا مطالبہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں!!!

اعلان داخلہ برائے طلبہ و طالبات

''جامعہ قادریہ عالمیہ'' اور اسکے شعبہ خواتین ''شریعت کالج طالبات'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) میں مکمل درس نظامی مساوی ایم اے عربی و اسلامیات کے تمام درجوں، اور طلبہ کیلئے ایک سالہ قاری خطیب کورس، اور طالبات کیلئے فاضل عربی اور دیگر شعبہ جات میں داخلہ جاری ہے۔ تمام طلبہ و طالبات کیلئے رہائش، خوراک اور تعلیم فری ہے۔ جبکہ کمپیوٹر کلاسوں کا بھی انتظام موجود ہے

خوشخبری: طلبہ وطالبات کیلئے علیحدہ علیحدہ اسلامی ماحول میں پرائمری کے بعد سے ایم اے تک کلاسوں کا اجرا عنقریب کیا جارہا ہے

اجتماعی اعتکاف

جامع مسجد عیدگاہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات میں رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے دوران اجتماعی اعتکاف ہوگا، مردوں کو استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری مدظلہ و دیگر اساتذہ جبکہ خواتین کو بڑے باجی صاحبہ و دیگر معلمات تعلیم دیں گی۔ معتکف حضرات و خواتین کو اسلامی عقائد، فقہی مسائل، ابتدائی تجوید و قرأت و اہم مسائل پڑھائے جائیں گے۔ سحری و افطاری کا فری انتظام ہوگا، البتہ بستر ساتھ لائیں۔

حاجیوں کیلئے تعلیمی و تربیتی کلاسیں

جامعہ قادریہ عالمیہ، نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات	12 اکتوبر بروز ہفتہ
ناموس رسالت کمپلیکس مزار غازی عامر چیمہ شہید سارو کی چیمہ	13 اکتوبر بروز اتوار
جامع مسجد حیات النبی آئی ٹن فور اسلام آباد	9 اکتوبر بروز ہفتہ
جامعہ حزب الاحناف، داتا گنج بخش روڈ لاہور	10 اکتوبر بروز اتوار

یہ تمام کلاسیں 2 بجے تا نماز عصر ہونگی جن میں استاذ العلماء حضرت پیر محمد افضل قادری مدظلہ و دیگر اساتذہ حج و عمرہ اور زیارت نبوی کے مسائل و احکام پر روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ حج کے مسائل پر لٹریچر بھی مہیا کیا جائے گا۔ خواتین کیلئے با پردہ انتظام ہوگا۔

فون مردانہ شعبہ: 0345-6939881 ,0300-9622887 فون شعبہ خواتین: 053-3522290 ,0305-4212784
ویب www.ahlesunnat.info ای میل atasqadri@gmail.com

marfat.com